107

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 17۔نومبر 2006

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جوایوان میں پیش ہوئی)

محکمہ بیت المال کی رپورٹ بابت سال 04-2003 کا

ایوان میں پیش کیاجانا

109

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کاستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،17۔نومبر2006

(یوم الجمع،24۔شوال1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ
اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

سُوْرَةُ التَّوبَة آيات20تا23

جولوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں۔ اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں(20)ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی ہے (21)(اور وہ)ان میں ابدالآباد رہیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کے ہاں بڑا صلہ (تیار) ہے(22)اے اہل ایمان! اگر

تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو۔اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں(23)

وما علینا الا البلاغ o

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1699۔

ضلعی حکومت لاہور کے مختلف ٹیکسز اور ان کا استعمال

*1699: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ضلعی حکومت کے مختلف ادارے ہر دکان سے -/50روپے ماہانہ صفائی(Solid Waste) کے لئے -/100روپے ماہانہ، چوکیدار -/50روپے ماہانہ مارکیٹ کمیٹی فیس، کم از کم -/200روپے سالانہ پروفیشنل ٹیکس اور ماہانہ تہہ بازاری فیس ہر علاقے میں مختلف شرح سے اور اس کے علاوہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سائن بورڈ جو دکان پر لگایا جاتا ہے، اس کا ٹیکس سالانہ وصول کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اتنے بے شمار ٹیکس وصول کرنے کے باوجود صفائی، چوکیدار وغیرہ کا نہایت ناقص انتظام ہے، اس صورتحال کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی حکومت کے مختلف شعبہ جات کے ٹیکس وصول کرنے والے اہلکار ہر وقت "مک مکا" کے چکر میں رہتے ہیں اور خود پیسے وصول کر کے سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچاتے ہیں، گزشتہ ایک سال میں سالڈ ویسٹ کے ٹیکس کی مد میں کتنی رقم جمع کی گئی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) ضلعی حکومت صفائی فیس کے نام سے جو ٹیکس وصول کر رہی ہے، وہ ہر دکان سے -/50روپے ماہانہ فیس دکان کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے، چوکیدار ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور مارکیٹ وغیرہ سے محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) ان یونین کونسل (ٹاؤنوں) میں صفائی کا انتظام کافی بہتر ہے۔ جہاں سے 60 سے 70 فیصد تک کوڑا روزانہ اٹھایا جاتا ہے سٹاف کی کمی کی وجہ سے بقایا کوڑا رہ جاتا ہے جسے گاہے بگاہے سپیشل شفٹ کے ذریعے صفائی کروائی جاتی ہے اور کوڑا اٹھایا جاتا ہے، محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ نے سٹاف کی کمی پورا کرنے کے لئے حکومت سے تقریباً ساڑھے چار ہزار ورکرز مزید بھرتی کرنے کے لئے درخواست کی ہے اور مزید گاڑیاں خرید کی جا رہی ہیں۔

(ج) شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا کوئی بھی اہلکار "مک مکا" کے چکر میں مبتلا نہیں ہوتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے لئے سرکاری کتابیں دی گئی ہیں اس پر روزانہ انٹری کی جاتی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر جو فیس اکٹھی ہوتی ہے وہ بنک میں جمع کروا دی جاتی ہے۔ sanitation فیس کو چیک کرنے کے لئے بھی مختلف شعبے بنائے گئے ہیں، اس وقت تک عرصہ 01-07-2002 تا 02-05-2003 اس مد میں sanitation فیس کل -/94,565,030 تمام ٹاؤنز سے وصول ہوئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (الف) میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ لاہور ضلعی حکومت مختلف مدات میں کون کون سے ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اس کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ صرف صفائی ٹیکس ضلعی حکومتیں وصول کرتی ہے جبکہ مارکیٹ کمیٹی کا ٹیکس اور دیگر جو پروفیشنل ٹیکس تہہ بازاری کی فیس اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی جو پیسے وصول کرتی ہے اس کا ضلعی حکومت سے تعلق نہیں ہے جبکہ یہ سارے ادارے اور مارکیٹ کمیٹیاں بھی اب ضلعی حکومت ہی کے ماتحت ہیں۔ پروفیشنل ٹیکس بھی ضلعی حکومتیں ہی وصول کرتی ہیں۔ اس کے باوجود لاہور شہر ایک غلیظ ترین شہر ہے۔ یہاں پر صفائی کے حوالے سے جو حالت ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے پورا ملک ڈینگی وائرس کی زد میں آیا ہوا ہے۔ ہماری ضلعی حکومتوں کی کارکردگی صفائی کے حوالے سے اتنی ناقص ہے کہ جس سے پورے ملک میں ایک وباء کی صورت میں یہ بیماری پھیل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ضلعی حکومت نے یہ طے کیا تھا کہ سالڈویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے لئے ایک مؤثر پلانٹ یہاں پر لگایا جائے گا۔ اس پلانٹ کی کیا صورتحال ہے اور اس کا کیا بنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ محترم احسان اللہ وقاص صاحب نے ضمنی سوال کرتے کرتے بے شمار معاملات اٹھائے ہیں۔ میں سب سے پہلے یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ڈینگی وائرس گندگی کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ ایک ایسا وائرس ہے جس کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ صاف پانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ضلعی حکومت کے کھاتے میں نہ ڈالا جائے۔ اس کی وجوہات اور ہو سکتی ہیں لیکن میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ سوال ہمیں 2003-03-15 کو موصول ہوا تھا۔ اس کا جواب ہم نے 2004-07-29 کو دیا ہے۔ سوال آنے کے بعد جو نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ وہ میں محترم احسان اللہ وقاص صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جہاں تک ٹیکس کا تعلق ہے تو صفائی سے متعلقہ ٹیکس ضلعی حکومت وصول کرتی ہے۔ اس کے متعلق ہم نے تسلیم کیا ہے کہ یہ صرف ضلعی حکومت وصول کرتی ہے۔ باقی ٹیکسوں کا صفائی سے تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے اس کا جز (الف) میں جواب دیا ہے۔ لاہور ضلعی حکومت نے صفائی کے لئے ایک performance based پروگرام 2006-02-01 سے شروع کیا ہے۔ میرے پاس پورا پمفلٹ موجود ہے۔ جس میں باقاعدہ جو طریق کار ہر ٹاؤن کے لئے اختیار کیا ہے اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ یہ چونکہ کافی تفصیل کے ساتھ ہے۔ میں اس کی کاپی محترم لاہور کے ممبران کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ آپ اس کو ملاحظہ کیجئے اور اس کے بعد اگر آپ اس کی مزید بہتری کے لئے کوئی تجاویز دینا چاہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے آپ کی رائے کو مدنظر رکھا جائے گا لیکن فی الحال میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس نئے performance based system کے آنے کے بعد یہاں صفائی کی حالت بھی بہتر ہوئی ہے، collection system improve ہوا ہے اور خاص طور پر جو ہم ڈیزل کی چوری کے حوالے سے بات کرتے تھے کہ گاڑیوں کا ڈیزل چوری ہوتا ہے۔ جس کا آپ کے سوال میں بھی اشارتاً ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں بھی کمی واقع ہوئی ہے، بلکہ وہ تو بالکل ختم ہو چکا ہے۔ شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: سالڈ ویسٹ کو ٹھکانے لگانے کے پلانٹ کے بارے میں بھی کچھ بتادیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: میں وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ وہ اسی میں موجود ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے اپنے جز (ب) میں فرمایا ہے کہ چار ہزار ورکرز مزید بھرتی کرنے کے لئے درخواست کی ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے روح رواں طفیل صاحب ہیں۔ انھوں نے ہر یونین کونسل سے چار چار آدمی اپنے پاس منگوائے ہوئے ہیں اور سپیشل گینگ بنائے ہوئے ہیں۔ وہ سپیشل گینگ اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ اس سے کوئی صفائی وغیرہ نہیں ہو رہی۔ کیا وزیر موصوف یہ مہربانی فرمائیں گے کہ جو ورکرز یونین کونسل سے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ والوں نے منگوائے ہوئے ہیں۔ کیا ان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جز (ب) specifically اس چیز سے متعلق تھا کہ انھوں نے صوبائی حکومت سے چار ہزار افراد نئے بھرتی کرنے کے لئے اجازت مانگی ہے۔ کیا حکومت نے اجازت دی ہے یا نہیں دی۔ یہ جو چار لوگ ہر یونین کونسل سے منگوائے گئے ہیں۔ میں چیک کر کے بتا سکتا ہوں کہ کیوں اور کس نے منگوائے ہیں۔ ان لوگوں کا بنیادی کام صفائی ہے اگر صفائی کے علاوہ کسی اور کام پر ان کو لگایا جاتا ہے تو ان کو واپس صفائی کے کام پر لگایا جائے گا۔

حاجی محمد اعجاز: مجھے یہاں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرے ذاتی علم میں ہے بلکہ میں نے خود ان سے بات کی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ آپ نے غلط کہا ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ جز (ب) چار ہزار افراد کی بھرتی کے متعلق تھا اس کا جواب ہم نے دیا ہے۔ جو آپ فرما رہے ہیں کہ چار افراد کو ہر یونین کونسل سے واپس منگوایا گیا ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ وہ چیک کر کے میں ensure کروں گا کہ جس مقصد کے لئے ان کو بھرتی کیا گیا تھا ان کو اسی کام پر لگایا جائے۔

حاجی محمد اعجاز: میں یہ بات کر رہا ہوں کہ واقعی منگوائے ہیں میری ان سے ذاتی بات بھی ہوئی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ I am not contradicting

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کی بات سے انکار نہیں کر رہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس بارے میں چیک کر کے بتاؤں گا۔ اگر ایسا ہے تو ان کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا تھا کہ راجہ صاحب نے وزارت صحت کا چارج بھی اپنے ذمے لے لیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ ڈینگی بخار گندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا اس کا مطلب ہے کہ گندگی پورے شہر میں پھیل جانی چاہئے جبکہ ان کے سنٹرل منسٹر نصیر خان نے لاہور میں پریس کانفرنس کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ڈینگی بخار صرف اس لئے پھیلا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹی ایم اے نے اپنے فرائض پورے نہیں کئے اور گندگی کی وجہ سے شہر میں جو وبائیں پھیلی ہیں اس کی وجہ سے یہ بیماری پھیلی ہے۔ آج تو ماشاء اللہ انہوں نے کہا ہے اس کا مطلب ہے کہ گندگی شہر میں پھیلنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے ایسا نہیں کہا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں میں نے گزارش یہ کی ہے کہ ڈینگی وائرس کو اس چیز سے منسلک نہ کیا جائے۔ اس کے اسباب اور ہو سکتے ہیں، ہیلتھ منسٹر صاحب آپ کو کسی وقت تفصیل کے ساتھ بتا دیں گے لیکن یہ میں نے قطعی طور پر نہیں کہا کہ یہ گندگی پھیلنی چاہئے، میں تو جواب دے رہا ہوں کہ اس کو بہتر کرنے کے لئے ہم نے اقدامات کئے ہیں جس کی میں تفصیل دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب راجہ صاحب کے مزاج کے مطابق کوئی سوال نہ کیا جائے تو پتا نہیں ان کو کیا ہو جاتا ہے پھر یہ ماشاء اللہ جوش و جذبے میں آ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو بڑے تحمل سے جواب دے رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ باقاعدہ رولز ہیں کہ اگر ایک سوال کسی ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے، اگر وہ سوال اس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے تو وہی ڈیپارٹمنٹ جس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہو گا وہ سوال اسے بھیج دے گا۔ انہوں نے اب اس میں یہ کہا ہے کہ پروفیشنل ٹیکس، ماہانہ تہہ بازاری فیس یا جتنے ٹیکسز ہیں یہ سٹی گورنمنٹ کے متعلقہ

نہیں ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن کے یہ ذمے ہیں، کیا انہوں نے ان کو کہا ہے کہ ان ٹیکسز کی کیا صورتحال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں ان کے مزاج کے مطابق جواب دے دیتا ہوں، یہ میرے بڑے قابل احترام بھائی ہیں۔ سوال کے جز (الف) کو میں پڑھتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور ضلعی حکومت کے مختلف ادارے ہر دکان سے -/50 روپے ماہانہ صفائی (Solid Waste) کے لئے -/100 روپے ماہانہ، چوکیدار -/50 روپے ماہانہ مارکیٹ کمیٹی فیس، کم از کم -/200 روپے سالانہ پروفیشنل ٹیکس ہر علاقے میں مختلف شرح سے اور اس کے علاوہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی سائن بورڈ جو دکان پر لگایا جاتا ہے اس کا ٹیکس وصول کرتا ہے۔ میں نے اس کے جواب میں یہ گزارش کی ہے کہ ماسوائے صفائی کے، کیونکہ آگے پورا سوال صفائی سے متعلق ہے، اس سوال سے متعلقہ صرف -/50 روپے ماہانہ ہے۔ ہارٹیکلچر والے جو ٹیکس وصول کرتے ہیں وہ صفائی کے سوال سے متعلقہ نہیں ہیں۔ میں نے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے سے بات کی ہے کہ ان ٹیکسز میں سے پچاس روپے ہمارے پاس آتے ہیں جن کو صفائی کی مد کے ساتھ link کیا جا سکتا ہے، باقی پارکس اینڈ ہارٹیکلچر والے، مارکیٹ کمیٹی والے جو ٹیکسز وصول کرتے ہیں ان کا اس سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ سالڈ ویسٹ کی بات ہو رہی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گلیوں محلوں والے لوگ اپنے گھروں سے باہر کوڑا پھینک دیتے ہیں اور پورے علاقے کے لئے ایک خطرہ ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں مثلاً بہاولپور میں ایک ماڈل ٹاؤن کا علاقہ ہے وہاں پر لوگوں نے انتظامیہ کے تعاون سے یہ سسٹم بنایا ہے کہ گھروں کے باہر لوہے کے بکسے رکھے ہوئے ہیں، وہ شاپرز کے اندر سالڈ ویسٹ ڈال کر باہر رکھ دیتے ہیں اور گندگی والا اٹھا لیتا ہے اس لئے بڑے آرام سے صفائی ہو جاتی ہے۔ یہ سارا معاملہ ایجوکیشن کا ہے کہ پبلک کو educate کیا جائے۔ اگر اس پر پورے پنجاب میں پبلک ایجوکیشن ہو جائے اور اس سلسلے میں تھوڑی سی قانون سازی بھی ہو

جائے تو بڑے اچھے طریقے سے معاملہ حل ہو سکتا ہے۔لوگوں کو educate کیا جائے کہ وہ شاپرز میں اپنا کوڑا اکٹھا کریں اور اپنے گھروں سے باہر رکھ دیں، پھر باہر سے ہی سینٹری ورکر اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا حکومت اس طرح کی کسی campaign کو launch کرنے کے لئے غور کر سکتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر!ان ساری چیزوں کا انحصار وسائل پر ہے اور خاص طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ہمارے لاہور میں بھی دیکھیں تو ڈیفنس میں یہ طریقہ چل رہا ہے لیکن اب جو طریق کار ڈیفنس میں چل رہا ہے،اس کو as such اندرون شہر implement کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے شہر کے ماحول کے مطابق اپنے سسٹم کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کو بہتر کرنے کے لئے جو بھی بہتر تجاویز آپ دیں گے ہم اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہیں۔شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر!میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک دکاندار مختلف قسم کے کئی ٹیکسز دیتا ہے لیکن اس کو صفائی جیسی سہولت بھی میسر نہیں آتی ہے۔چوکیدارے کا جو حال ہے یا لاء اینڈ آرڈر کی جو صورتحال ہے اس کے متعلق یہاں پر متعدد بار discussions ہو چکی ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔یہاں پر ضلعی گورنمنٹ کے نظام کے حوالے سے بہت ساری چیزوں پر کسی وقت بحث اس دفعہ رکھی جائے تو یہ بہت اچھی بات ہو گی کیونکہ اس وقت شہر میں صفائی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، شہر میں ہر جگہ پر غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ہمارے یونین کونسل کے ناظمین، سینٹری ورکرز کی آدھی تنخواہیں کھا جاتے ہیں۔اب وزیر بلدیات نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے ان کے پاس پوری سمری تیار ہے وہ دیکھ لیں گے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔بہر حال ایک تبدیلی کی ضرورت ہے کیونکہ پوری دنیا کے اندر شہروں کی یہ حالت اب نہیں رہی جو ہمارے شہر کی اس وقت حالت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب!آپ وہ سمری دیکھ لیں اس کے بعد شاید آپ مطمئن ہو جائیں۔اب اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 1715۔

لاہور میں پارکنگ سٹینڈز اور پارکنگ فیس

*1715: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت کے منظور شدہ اور غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز مافیا نے لاہور کے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کی تعداد تقریباً 70 کے قریب ہے، مگر بلا مبالغہ سینکڑوں پارکنگ سٹینڈز غیر قانونی طور پر موٹر سائیکل سے -/5 روپے اور کار سے -/7 روپے سے -/10 روپے فیس جبراً وصول کر رہے ہیں، جبکہ قانونی طور پر موٹر سائیکل سوار سے -/3 روپے اور کار سوار سے -/5 روپے بطور فیس وصول کئے جانے چاہئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں پینوراما سنٹر، نیلا گنبد، سٹاک ایکسچینج، ایل ڈی اے پلازہ، صادق پلازہ، پاسپورٹ آفس، نادرا کے دفاتر میں ہر دفعہ آنے جانے میں پارکنگ کے پیسے وصول کئے جاتے ہیں، جن کی آمدن مخصوص افسران تک پہنچائی جاتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں بنائے ہوئے سینکڑوں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز جو عوام سے دگنی فیس کی جبراً وصولی کرتے ہیں، کو ختم کرنے اور سٹی گورنمنٹ کی منظور شدہ پارکنگ فیس پر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) اس وقت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور ٹاؤنز کی زیر نگرانی پارکنگ سٹینڈز چل رہے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر کنٹرول کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ ہے، البتہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پارکنگ سٹینڈز کے خلاف اگر شکایت موصول ہوتی ہے تو ان کے خلاف فوراً قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر کنٹرول 32 مین سڑکوں پر 52 پارکنگ سٹینڈز جائز طور پر چل رہے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جن سے موٹر سائیکل -/3 روپے اور کار -/5 روپے پارکنگ فیس وصول کی جا رہی ہے۔

- داتا گنج بخش ٹاؤن کے زیر انتظام 23 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- اقبال ٹاؤن کے زیر انتظام 8 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں، ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- نشتر ٹاؤن کے زیر انتظام 12 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن کے زیر انتظام کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ پارکنگ سٹینڈز پر موٹر سائیکل -/3 روپے اور کار -/5 روپے فی پھیرا وصول کیا جاتا ہے۔

(د) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے 15-04-2003 کے بعد سے اب تک چیک کئے گئے ناجائز پارکنگ سٹینڈز کے خلاف جو کارروائی ہے، اس کی تفصیل تتمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

حاجی محمد اعجاز: جز (ب) پڑھ دیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر کنٹرول 32 مین سڑکوں پر 52 پارکنگ سٹینڈز جائز طور پر چل رہے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جن سے موٹر سائیکل -/3 روپے اور کار -/5 روپے پارکنگ فیس وصول کی جارہی ہے۔

داتا گنج بخش ٹاؤن کے زیر انتظام 23 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- داتا گنج بخش ٹاؤن کے زیر انتظام 23 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- اقبال ٹاؤن کے زیر انتظام 8 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں، ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- نشتر ٹاؤن کے زیر انتظام 12 منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور شالامار ٹاؤن کے زیر انتظام کوئی پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ تین سال پرانا سوال ہے۔ یہ up dated بتادیں کہ اس وقت کیا فیس

وصول کر رہے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ 03-03-15 کو یہ سوال آیا اور 04-07-29 کو ہم نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ اب اس کی صورتحال یہ ہے کہ اس وقت لاہور میں جو 9 ٹاؤنز بنے ہیں اس کی تفصیل علیحدہ سے اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ پارکنگ فیس بتا دیں کہ موٹر سائیکل اور کار سے کتنی فیس چارج کر رہے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! اس وقت جو فیس وصول کی جا رہی ہے ان کے مطابق کار -/5 روپے، موٹر سائیکل -/3 روپے اور ایک روپے ٹوکن فیس لینے کے مجاز ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ کوئی ایک جگہ بتا دیں جہاں پر -/5 روپے وصول کئے جا رہے ہوں ہر جگہ دس روپے وصول کئے جا رہے ہیں اس لئے میں نے راجہ صاحب سے کہا ہے کہ اس کو ذرا up-date کر دیں۔ دوسری بات یہ کہ انہوں نے شالامار ٹاؤن کا لکھا ہے کہ وہاں پر کوئی پارکنگ سٹینڈ نہیں ہے۔ یہ ابھی رمضان کا مہینہ گزرا ہے اس رمضان کے مہینے میں شالامار ٹاؤن کے اندر شالامار لنک روڈ پر ٹھیکیدار نے پارکنگ کے پیسے وصول کئے ہیں عید پر پیسے وصول کئے ہیں وہ پیسے کسی کی جیب میں جا رہے ہیں یہ اتنا مجھے بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جس طرح معزز بھائیوں نے کہاں ہے کہ over-charging اگر پانچ روپے طے شدہ ہیں تو اس سے ہٹ کر اگر کوئی دس روپے وصول کرتا ہے تو وہ over-charging کے زمرے میں آتا ہے۔ ایسا کوئی ٹاؤن نہیں جس کا میرے پاس ریکارڈ نہ ہو ایسے سینکڑوں افراد ہیں جن کے خلاف ہم نے پرچے بھی درج کئے ہیں ان کے اہلکاروں کو گرفتار بھی کیا ہے اور ان کے خلاف ہم کارروائی بھی کر رہے ہیں اور بعض جگہوں پر ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ جہاں ٹھیکیدار اس قسم کی کارروائیوں میں ملوث ہو گا اور ہماری تادیبی کارروائی کے باوجود واپس نہیں آئے گا ان کے ٹھیکے بھی منسوخ کئے جاتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ over-charging کو ہم ensure کرنا چاہتے ہیں کہ یہ نہ ہو اور جہاں over-

charging ہوتی ہے اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ پورے لاہور میں ہو رہی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: تو پورے لاہور میں ایکشن لیا جا رہا ہے میرے پاس ہر ٹاؤن کا علیحدہ ریکارڈ موجود ہے۔ ٹھیکیدار کے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے باقاعدہ پرچے درج کئے گئے ہیں جس کی میں آپ کو تفصیل بھی دے سکتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو شالامار لنک روڈ پر ناجائز پارکنگ سٹینڈ تھا عید اور رمضان کے مہینے میں چونکہ وہاں بازار ہیں بے شمار لوگ شاپنگ کے لئے آتے ہیں وہاں پر دو تین ٹھیکیدار کھڑے تھے میں نے کہاں کہ کس نے ٹھیکہ لیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے ٹاؤن سے ٹھیکہ لیا ہے اور یہاں آپ نے لکھا ہے کہ شالامار ٹاؤن میں کوئی پارکنگ سٹینڈ نہیں ہے لیکن وہاں پر جو لنک روڈ پر پارکنگ سٹینڈز تھے وہ کہاں گئے اور ان کے پیسے کہاں گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا بہت آسان ہوتا ہے کہ کوئی اپنے طور پر کسی کو کھڑا کر کے collection شروع کروا دے کوئی بھی ذمہ دار آدمی یہ نہیں کر سکتا۔ میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر عید کے دنوں میں مخصوص حالات کے تحت اگر انہوں نے عارضی پارکنگ قائم کی تو باقاعدہ اس کا ٹھیکہ دیا گیا ہوگا آپ نے نشاندہی کی ہے اس کی تفصیل لے کر آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں چونکہ یہ عارضی پارکنگ کے متعلق نہیں تھا عید کے دنوں میں انہوں نے عارضی پارکنگ کی ہوگی اگر کی ہے اس میں سے کتنی آمدن ہوئی ہے اس کی تفصیل میں آپ کو دے سکتا ہوں؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا دیں کہ پورے لاہور میں over-charging کیوں ہو رہی ہے؟ تمام معزز ممبرز اس بات کے گواہ ہیں کہ over-charging ہو رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں بتا تو رہا ہوں کہ over-charging ہو رہی ہے اس کے خلاف کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ اگر کوئی over-charging کرتا ہے تو اس کو گرفتار کیا جاتا ہے اور اس کے خلاف پرچے دیئے جاتے ہیں کارروائیاں ہو رہی ہیں لیکن جہاں تک آپ نے

ایک فریش چیز پوچھی ہے کہ کوئی عارضی پارکنگ اگر عید کے دنوں میں کی گئی ہے تو اس کی تفصیل میں لے کر آپ کو بتا سکتا ہوں کیونکہ وہ fresh question بنتا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب یہ ensure کروادیں کہ جو بھی ٹھیکہ ہے اس کا ریٹ کسی جگہ دکھا سکتے ہیں جہاں پر وہ ریٹ آویزاں ہو کہ یہاں پر پارکنگ فیس کا ریٹ یہ ہے اگر بورڈ نہیں ہیں تو یہ کب تک بورڈ لگوادیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! تمام پارکنگ سٹینڈز پر قانونی طور پر یہ آویزاں کیا جاتا ہے اور اگر آویزاں نہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہاں پر کسی مناسب جگہ پر جو سب کے سامنے ہو وہاں آویزاں کر دیا جائے گا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! اس وقت مال روڈ کو چیک کروالیں جہاں پر پارکنگ فیس لے رہے اور فوڈ سٹریٹ چیک کروالیں آج کوئی بھی پانچ جگہ چیک کروالیں کہیں بھی بورڈ آویزاں نہیں ہوا ہے ہر جگہ دس روپے لئے جاتے ہیں لیکن عام لوگوں کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ یہاں پر جو ہم ٹیکسز دے رہے ہیں اس کا ریٹ کیا ہے۔ یہ ہاؤس کو یقین دلوادیں کہ ایک ماہ تک یہ بورڈ آویزاں ہو جائیں گے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! ایک ماہ کی بات نہیں ہے ہم آج ہی یہ ہدایات دیں گے We will ensure کہ اس کو آویزاں ہونا چاہئے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! پورے لاہور میں ہر جگہ کوئی بھی دو ممبرز جا کر چیک کر لیں ہر جگہ دس بیس روپے لئے جا رہے ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: وہ کہہ رہے ہیں کہ اکثر جگہ پر ہے جہاں نہیں ہیں ان کو دیکھ کر آویزاں کرادیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! اکثر جگہ نہیں بلکہ یہ مجھے کوئی ایک جگہ کا بتادیں میں جا کر ابھی چیک کر لیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے اس کے بارے میں وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو چیک کر کے بورڈ لگا دیئے جائیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! یہ لاہور میں کسی ایک جگہ کی نشاندہی کر دیں جہاں پر بورڈ لگا ہوا ہے ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے تو فی الحال مال روڈ کا پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! لاہور شہر میں کسی بھی جگہ بورڈ آویزاں دکھا دیں تو ہم ان کو مان لیتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو دعوت دیتا ہوں کہ اجلاس کے بعد میرے ایڈیشنل سیکرٹری آپ کے ساتھ کمپنی کریں گے آپ کو بورڈ لگے ہوئے بھی دکھائیں گے اور جہاں آپ نشاندہی کریں اگر وہاں نہیں ہیں تو کل ہی لگا دیں گے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جز (الف) میں جو کہا گیا ہے کہ شہریوں کو لوٹنے کے لئے پارکنگ سٹینڈ مافیا لاہور میں کام کر رہا ہے۔ اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ یہ ایک developed ڈیپارٹمنٹ کا ہے جس کی ہم پنجاب اسمبلی میں سزا بھگت رہے ہیں۔ ہمارے منسٹر کو ان کا جواب دینا پڑ رہا ہے یہ حقیقت ہے کہ لاہور میں جگہ جگہ ایسے غیر قانونی سٹینڈز بھی ہیں اور جو قانونی اور over-charging کر رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہاں پر ایک اور مافیا ہے جو لفٹر کے نام پر ہے جو ٹھیکیداروں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں جونہی کوئی شریف آدمی وہاں کھڑا ہو کر کوئی چیز لینا چاہتا ہے اس کی گاڑی اٹھانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمارے منسٹر صاحب جو فرما رہے ہیں یہ ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں یا ان کے کارندوں کے خلاف اس میں دو باتیں بہت اہم ہیں کہ جس عملے کی ملی بھگت سے سارا کچھ کرتے ہیں کیا کسی عملے کے خلاف بھی کوئی کارروائی ہوئی ہے اور ان کے ٹھیکہ جات کی رقوم کتنی ہے جو فی ٹھیکہ ہر جگہ اور ہر سڑک کے حساب سے دیا جاتا ہے اس سے کتنا ٹیکس حاصل ہوا اس سے کتنے واجبات وصول ہوئے اور جو ٹھیکیداروں کے کارندوں کو جرمانے کی شکل میں ملتا ہے کیونکہ

ٹھیکیدار تو گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں ان کے کارندے ہوتے ہیں جو شریف شہریوں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہیں اور بدمعاشی کے ساتھ وصول کرتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ نہ صرف ان کا قلع قمع کیا جائے بلکہ ان ذمہ داران کے خلاف جن کی ملی بھگت سے یہ سارا کچھ ہوتا ہے مجھے یہ بتایا جائے کہ کتنے گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ یہ کارروائی ہوئی ہے کہ ان کے زیرانتظام علاقہ میں اگر ایسی غنڈہ گردی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب ہم ٹھیکہ دیتے ہیں تو پھر سرکاری اہلکار اس میں سے نکل جاتا ہے پھر اس وقت کو لیکشن ٹھیکیدار کر رہا ہوتا ہے اور جب ہم ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو اسی بات پر کرتے ہیں کہ وہ over-charging کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارا اہلکار ہی تو جا کر کارروائی کرتا ہے وہی تو ان کو پکڑتا ہے تو پکڑنے والے کے خلاف اب ہم کارروائی شروع کر دیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): وہ کارروائی کرتا نہیں بلکہ کارروائی ڈالتا ہے ان کی ملی بھگت ہوتی ہے وہ اہلکاران جو ٹھیکہ دیتے ہیں اور چالان کرنے والے ہوتے ہیں ان کو بھی ٹھیکیداروں سے بھتہ ملتا ہے اس وجہ سے شریف شہریوں کو تنگ کیا جاتا ہے۔ اگر روزانہ کی آمدن دس ہزار روپے ہے تو پانچ سو روپے جرمانہ دینا ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! پارکنگ کی بات ہو رہی ہے یہ جرمانہ کہاں سے پارکنگ میں آ گیا؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): میں نے عرض کیا ہے کہ جن over-charging کے چالان کئے جاتے ہیں ان کو کتنا جرمانہ ہوا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: کس چیز کے چالان کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص غیر قانونی طور پر گاڑی پارک کرتا ہے تو اس کو لفٹر اٹھا کر لے جاتا ہے اس کا پارکنگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہاں سے ٹریفک پولیس گاڑی لفٹ کر کے لے کر جاتی ہے اور اس کے پیسے گورنمنٹ وصول کرتی ہے پارکنگ کے ٹھیکیدار کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ میرے ساتھ ذاتی طور پر ہوا ہے وہاں پر کوئی ٹریفک پولیس نہیں تھی وہاں صرف اور صرف ٹھیکیدار کے کارندے تھے اور وہ لفٹر لے کر آیا ہوا تھا۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! انہوں نے غلط گاڑی پارک کی جس کے نتیجے میں انہیں بھگتنا پڑا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے ذاتی طور پر انہیں بتایا کہ میں ذاتی شکایت نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ جنرل طور پر ہے۔ ہمیں اس انتظامیہ اور اس سے متعلقہ جو اہلکاران ہیں ان کو بھی ذمہ دار ٹھہرانا چاہئے اگر ان کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے تو دیکھیں کیسے نہیں یہ رکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر ایسی بات تھی تو آپ اس کی شکایت کرتے اس پر عمل ہو جاتا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ذاتی شکایت اب بھی نہیں کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ یہ ہوا ہے تو آپ خود ایم پی اے ہیں اور ماشاء اللہ بااثر آدمی ہیں اگر انہوں نے آپ سے ایسی حرکت کی تھی آپ فوری طور اس کا نوٹس لیتے اور اس پر عمل کراتے یہ بات یہاں کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہی بات عرض کرنے لگا ہوں کہ جس شریف آدمی سے پانچ کی بجائے دس روپے لئے جاتے ہیں تو وہ پانچ روپے کی خاطر کہیں کمپلینٹ لے کر نہیں جائے گا کہ اپنا نقصان بھی کرے اور اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میں یہی گزارش آپ سے کر رہا ہوں کہ آپ کے نوٹس میں یہ چیزیں آئی ہیں اور آپ کی ذات سے ہوئی ہے اور اگر ہوئی ہے تو You were competent enough کہ آپ اس کے خلاف ایکشن لیتے؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس وقت صرف ٹھیکیدار تھے اور ٹریفک پولیس نہیں تھی اور نہ ہی کوئی ساتھ پولیس کا آدمی تھا اور میری صرف منسٹر صاحب سے humble request ہے کہ اس عملے کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جائے جس کے دائرہ کار میں ایسی چیزیں ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئندہ اگر کوئی ایسی بات آپ کے نوٹس میں آئے تو اس کی complaint

کریں اوراس پر عمل ہو گا کیونکہ آپ نے خود اس کو درگزر کیا ہے تو وہ اس سے بچ گیا ہے۔

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! یہ سوال اور جواب تقریباً تین سال پرانے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تو وقت کا ضیاع ہے کیونکہ اس وقت تو ریٹ بھی تبدیل ہو چکے ہوں گے، ground realities بھی تبدیل ہو چکی ہوں گی تو سوال چھ ماہ پرانا ہو تو اس کو consider کرنا میرا خیال ہے کہ valid نہیں لگتا۔ آگے منسٹر صاحب بتائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ اس کے ریٹس آج کے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم تو صبح سے یہ شور کر رہے ہیں اور مسلسل اپنی بات پر یہ کہہ رہے ہیں کہ اوور چارجنگ ہوتی ہے اور جہاں پر منظور شدہ ٹھیکے نہیں ہوتے وہاں سے بھی پیسے لئے جاتے لیکن راجہ صاحب ہمیں "پھڑائی" نہیں دے رہے تھے تو اب گھر کے فرد نے اور گھر کے بھیدی چودھری صاحب نے بڑے اصرار کے ساتھ کیونکہ ان کے ساتھ خود بیتی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کو چاہئے تھا کہ complaint کرتے تو ایک ایم پی اے complaint کیا کرتا یا تو تحریک استحقاق لے کر آتا اور اگر تحریک استحقاق لے کر آتا تو راجہ صاحب پیچھے پڑ جاتے کہ جناب دیکھیں کہ یہ کس کس مسئلے پر ایم پی اے تحریک استحقاق لے کر آجاتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بگو صاحب! یہ تحریک استحقاق تو نہیں بنتی نا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری گذارش یہ ہے کہ انہوں نے ابھی اس اجلاس کے بعد فرمایا ہے کہ میں ایڈیشنل سیکرٹری کو ساتھ بھیج دیتا ہوں اور وہ چیک کر لیتے ہیں کہ بورڈز آویزاں ہیں کہ نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تین افراد کی کمیٹی بنا لیں جس میں دو حکومت کے اور ایک رکن ہم میں سے لے لیں اور ابھی چلے جاتے ہیں مال روڈ، اسمبلی کے باہر جتنے پارکنگ سٹینڈز بنے ہوئے ہیں تو ان کے پاس پرچیاں چھپی ہوئی ہیں اور وہ کار والے سے دس روپے لیتے ہیں اور موٹر سائیکل سوار سے پانچ روپے لیتے ہیں اور اس پرچی پر زیادہ لکھا ہوا ہے اور وہ پرچی دیتے ہیں۔ مال روڈ پر جتنے پارکنگ سٹینڈ ہیں تو یہ اتنے ہی لیتے ہیں اور اس پر راجہ صاحب کا اصرار تھا تو یہ کہیں کہ ہم

زیادہ چارج کرنے والوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! I assure you کہ آج ہی ہم یہ چیک کریں گے کہ اگر دس روپے وصول کئے جا رہے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ دوسرے نمبر پر بات یہ ہے کہ جہاں تک میرے معزز بھائی کا تعلق ہے تو انہوں نے پارکنگ کے حوالہ سے بات کی تو ان کی خدمت میں یہ request کرتا ہوں کہ آج ہی وہ بھی honestly ہمیں اس جگہ کی نشاندہی کر دیں جہاں انہوں نے گاڑی پارک کی تھی It was illegally parked کارروائی ہوئی ہے، جائز ہوئی ہے۔ اگر مناسب اور صحیح جگہ پر پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی ہوئی تھی، ان کے خلاف غلط کارروائی ہوئی ہے تو اس اہلکار کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اے جی آفس کے پاس فروٹ بیچنے والے وینڈر بیٹھے ہیں اور ابھی میں وہاں جا کر ان وینڈرز کے پاس کھڑا ہی ہوا تھا اور بہت سی گاڑیاں اور موٹر سائیکل پہلے بھی کھڑی تھیں تو میں نے بھی وہاں جا کر ابھی گاڑی روکی اور میں اکیلا تھا میرے ساتھ ڈرائیور نہیں تھا۔ میں گاڑی سے اتر کر ابھی وینڈرز سے پوچھنے لگا تھا اور اس کی یہ رسید بھی میرے پاس ہے جو دو سو روپے مجھے جرمانہ ہوا لیکن بات یہ نہیں ہے اور میں ذاتی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ تو وہ ہے کہ شریفوں کی پگڑی عملے کی ملی بھگت سے اچھالی جاتی ہے۔ ہم اس عملے کو defend کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ ہمیں اس عملے کو بھی مورد الزام ٹھہرانا چاہئے اور اس کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی گاڑی کی پارکنگ صحیح تھی یا out of parking میں تھی؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارکنگ کی جگہ تو وہاں پر مخصوص ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر out of parking میں تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو ایک اچھی روایت ہے کہ ایک ایم پی اے کا انہوں نے چالان کیا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر وینڈرز وہاں پر کھڑے ہیں یا بیٹھے ہیں اور غریب آدمی پھل وغیرہ بیچ کر اپنی روزی کما رہے ہیں اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تو پھر ایک اچھی روایت ہے کہ اگر ایک بااثر آدمی نے غلط کام کیا ہے تو اس کا چالان ہوا آپ کو تو اسے سراہنا چاہئے کہ انہوں نے ایک اچھا کام کیا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے بلکہ بات ان کی غنڈہ گردی کی ہے اور یہ میرے ساتھ ہی نہیں ہوا اور میرے ساتھ اس نے بدتمیزی نہیں کی لیکن میں نے دیکھا کہ وہ لفٹر بغیر پولیس والے کے آیا اور اس نے آکر گاڑی اٹھانے کی کوشش کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عرض یہ ہے کہ برطانیہ میں آپ جاتے ہیں اور وہاں پر اگر غلط پارکنگ ہوتی ہے تو وہاں پر ٹکٹ لگ جاتا ہے اور چاہے کوئی بڑا آدمی ہو یا چھوٹا۔

حاجی محمد اعجاز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! آج سیشن کے بعد کوئی سے دو حکومتی ممبرز مجھے دے دیں اور میں ان کے ساتھ چلا جاتا ہوں اور لاہور کے تمام پارکنگ سٹینڈز میں جا کر اپنی گاڑی پارک کروں گا اور ان سے ٹکٹ لے کر پیسے ادا کروں گا اور وہ دیکھتے رہیں کہ کتنے پیسے چارج کرتے ہیں۔ آج یہ میرے ساتھ طے کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں نے خود کہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کو بتائیں گے کہ غیر قانونی چارجنگ کرنے پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے بہت خوبصورت رولنگ دی ہے کہ اگر ایم پی اے غلط پارک کرے گا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہئے لیکن ایک ٹاؤن ناظم میاں جاوید صاحب نے "سونو لال" کوئی ناچنے والی خاتون ہے، جس کی سالگرہ پر 8 لاکھ روپے "وارے" ہیں اور ہیرے کے سیٹ دیئے ہیں۔ میں وزیر لوکل گورنمنٹ اور وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی اس رولنگ کی روشنی میں یہ ٹاؤن ناظم میاں جاوید صاحب کے خلاف کیا

کارروائی کریں گے کہ وہ کہاں سے 8لاکھ روپے لے کر آئے ہیں اور یہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے، وہاں پر ڈانس اور مجروں کا اہتمام کیا ہے اور اس بارے میں اخبار میں لکھا ہوا ہے کہ "سمن آباد سے منتخب نمائندے کی ڈیفنس کی کوٹھی میں مجرے میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت، ہزار کے نوٹ بیگ میں بھر کر لے آئے اور رات بھر جسم تھرکتے رہے اور جام چھلکتے رہے اور یہ ٹاؤن ناظم صاحب تقسیم کرتے رہے۔"

جناب سپیکر!اس میں یہ پوری تصویریں آئی ہوئی ہیں کہ وہ ناچنے والی کو گلے لگا کر کھڑے ہیں۔آپ مہربانی کریں اور کوئی رولنگ ان کے بارے میں بھی دیں اور میرے بھائی حاجی اعجاز صاحب نے فرمایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سارے کے سارے ٹھیکے ٹاؤن ناظموں کے کارندوں کے پاس ہیں اور یہیں سے وہ ناجائز پیسے کماتے ہیں اور انہی سے وہ کمیشن لیتے ہیں اور یہ کمیشن کھا کر شراب اور اس طرح کی عیاشیاں کرتے ہیں۔یہ آٹھ روپے کسی کو دینے والا نہیں ہے اور اس نے مجرے پر آٹھ لاکھ روپے "وار" دیئے ہیں تو ان کے خلاف بھی کارروائی کے لئے مہربانی کر کے کوئی ہدایت فرمائیں؟

(اس مرحلہ پر حاجی محمد اعجاز نے جناب قائم مقام سپیکر کو پارکنگ سٹینڈ فیس کی پرچی بھجوائی)

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب!آپ کی بات اور آپ نے جو اخبار دیکھی ہے تو یہ خبر کل بھی آئی تھی اور آج بھی آئی ہے اور سب نے دیکھی ہے لیکن آپ کی نظر سے بار بار گزر رہی ہے تو اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس خبر میں خاصے interested ہیں باقی میں نے کسی ٹاؤن ناظم کو defend نہیں کیا۔ میں نے تو ایک بات کی ہے کہ اگر کسی ایم پی اے کا چالان ہوا ہے۔ اگر غلط پارکنگ تھی تو میں نے اس کی بات کی تھی۔ میں نے کسی کو defend نہیں کیا۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!اس میں آپ کے defend کرنے یا نہ کرنے کی بات نہیں ہے۔ راجہ صاحب وزیر قانون بھی ہیں اور وزیر بلدیات بھی ہیں اور بلدیات کے پورے محکمے جس میں ٹاؤن، ڈسٹرکٹ ناظم اور کونسلرز بھی آتے ہیں، ان کی کارکردگی کے وہ ذمہ دار ہیں اور انہیں ان کا خیال کرنا چاہئے اور اگر یہ خبر اتنی مستند طور پر شائع ہوئی ہے تو انہیں اس کا نوٹس لیتے ہوئے اس ہاؤس کو بھی آگاہ کرنا چاہئے کیونکہ بلدیات کا پورا سسٹم اس ہاؤس کے ماتحت ہے اور یہاں سے انہوں

نے بل اور باقی اختیارات لئے ہیں تو وہ اس بارے میں نوٹس لیں اور وضاحت کریں اور انکوائری کر کے بتائیں کہ کیا یہ درست ہے یا غلط ہے۔ دیکھیں آج سے کوئی تقریباً چھ ماہ پہلے بات ہوئی تھی تو انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ وقت گزر گیا کہ جب رشوت کے پیسے سے جیبیں بھری جاتی تھیں تو میں نے اس وقت عرض کیا تھا کہ نہیں اب وقت وہ آ گیا ہے کہ رشوت کے پیسے سے جیبیں نہیں بھری جاتیں بلکہ "بورے" بھرے جاتے ہیں تو دیکھیں یہ "بورا" بھر کے ہزار ہزار کے نوٹ وہاں پر لٹایا گیا ہے تو ان کی بطور وزیر بلدیات یہ ذمہ داری ہے کہ اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ایکٹ کے تحت ڈسپلنری کارروائی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ وزیر بلدیات کی ذمہ داری نہیں بنتی بلکہ وزیر ثقافت کی بنتی ہے۔(قہقہے)

اس کا جواب شوکت بھٹی صاحب دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر ثقافت تو اس رقاصہ کے خلاف ایکشن لیں گے لیکن اس ٹاؤن ناظم کے خلاف ایکشن لینا وزیر لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

حاجی محمد اعجاز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ جو ابھی میں نے آپ کو پارکنگ سٹینڈ کی پرچی دی ہے یہ گلشن راوی سٹینڈ کی پرچی ہے اور آپ ملاحظہ فرمالیں کہ اوپر دس روپے لکھا ہوا ہے اور دس روپے انہوں نے چارج کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بارے میں تو وزیر بلدیات نے کہہ دیا ہے کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور چیک کر کے اس کے بارے میں نوٹس دیا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اصل میں بات یہ ہے کہ پارکنگ کے ٹھیکوں کے پیسے ناظموں کی جیبوں میں جا رہے ہیں اور وہاں ہیروں کے ایک نہیں بلکہ دو دو سیٹ دیئے جا رہے ہیں اخبار میں تو ایک کا لکھا ہے جبکہ انہوں نے دو سیٹ دیئے ہیں۔ جب ناجائز پیسے آئیں گے تو کسی نہ کسی غلط کام میں تو خرچ ہوں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ ہم سے ڈبل پیسے لیتے ہیں ناظمین کی جیبوں میں جاتے

ہیں۔آپ درست فرما رہے ہیں آپ کو اس وجہ سے تکلیف نہیں ہوئی کہ آپ کو اس طرح کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ہم اپنی گاڑی کے ڈبل پیسے دیتے ہیں وہ ان کی جیب میں چلے جاتے ہیں اور جاکر دو دو سیٹ ہیروں کے یہ تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ وزیر بلدیات انکوائری کریں اور انہیں اس پر ایکشن لینا چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہوں گا کہ جو اس وقت لوکل گورنمنٹ کا لوکل باڈی آرڈیننس ہے اس میں باقاعدہ ایک کلاز misconduct کی ہے اور محترم راجہ صاحب اس بات کو جانتے ہیں اور اس misconduct کے زمرے میں یہ بات جس کی طرف سید احسان اللہ وقاص صاحب نے توجہ دلائی ہے وہ آتی ہے اور misconduct کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب on the recommendation of the Minister Local Bodies یا سیکرٹری لوکل باڈی وہ بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں تو misconduct کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی ٹاؤن ناظم کو یہاں تک کہ ڈسٹرکٹ ناظم کو without assigning any reasons اس کی discretionary power ہے کہ وہ اس کو suspend کر سکتا ہے اور suspension کے بعد اس misconduct میں within 90 days انکوائری ہو کر واپس ان کے پاس آئے گی اور اس کے نتیجے میں اگر وہ آدمی بے گناہ ثابت ہوا تو وہ بحال ہو جائے گا اور اگر گناہگار ثابت ہوا تو اس کو گھر بھیجا جا سکتا ہے۔یہ معاملہ بہت سنجیدہ ہے اگر یہاں پر نہ اٹھایا جاتا تو اور بات تھی لیکن جب احسان اللہ وقاص صاحب اس معاملے کو سامنے لے آئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر بلدیات کو اس معاملے میں ہاؤس کو assure کروانا چاہئے وہ اس کی انکوائری کروائیں۔ ٹھیک ہے وہ پہلے suspend نہ کریں اور اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ misconduct ہے تو ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی بات کر رہے تھے اس کو تھوڑا سا مذاق میں لیا گیا اور سید احسان اللہ وقاص صاحب کی نظر سے شاید کل یہ خبر نہیں گزری تھی اور آج وہ بڑے غور سے ان حسینوں کو دیکھ رہے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج دوبارہ بھی خبر آئی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: وہ بہت غور سے پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ حاجی اعجاز صاحب نے بھی ایک سیٹ کی بجائے دو سیٹ کی بات کی ہے ان کو بھی میرے خیال میں کچھ اندرونی معاملات کا پتا ہے لیکن بہر حال ان سب کچھ کے علاوہ میں اس معزز ہاؤس کو assure کروانا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ un-noticed نہیں چل رہا ہے اس کے لئے ہمارے پاس لوکل گورنمنٹ کمیشن اور انسپکشن ٹیم بھی موجود ہے بہر حال چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ this matter will not go un-noticed

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ جو ٹاؤن ناظم ہیں یہ جنرل مشرف صاحب کی سفارش پر کمانڈر ڈیڈ آئی کا son-in-law ہے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ ایکشن نہیں لے سکیں گے یہ ensure کریں کہ یہ ضرور ایکشن لیں گے کیونکہ یہ کل hash up ہو جانا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملات کو پھر خراب کرنے والی بات ہے جب ایک بات آپ کرتے ہیں اس پر بات ہوتی ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا اگر نہیں ہو سکتا تو پھر آپ کو پوائنٹ آؤٹ کرنے کی ضرورت کیا تھی آپ پوائنٹ آؤٹ نہ کرتے۔ آپ ہم پر چھوڑیں لیکن میں اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں جو میں نے پہلے کہا ہے اس کو دہرانا چاہتا ہوں کہ This will not go un-noticed

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: جناب سپیکر! یہ لوکل باڈیز کی بات ہو رہی ہے تو پچھلے دنوں میرے حلقے میں ایک ناظم صاحب بجلی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ان کو جرمانہ ہوا اور انہوں نے 22 ہزار جرمانہ ادا کیا اخباروں میں آیا لیکن اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہوا وہ آج بھی ناظم ہے جبکہ قانون کہتا ہے کہ ایک پبلک نمائندہ اگر کرپٹ ہے He should not hold that office مجھے نہیں پتا کہ راجہ صاحب کو اس کا علم ہے یا نہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ ان کے خلاف move کریں ہمارے نوٹس میں

لائیں کیونکہ ہمیں تو تب ہی پتا چلے گا جب یہ پوائنٹ آؤٹ کریں گے اگر کوئی کسی moral offence میں involved ہے اس کو جرمانہ ہوا ہے آپ ہمیں بتائیں قانون کے مطابق اس کو دیکھیں گے۔

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان: ٹھیک ہے، میں آپ کو بتادوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1808 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شالامار ٹاؤن لاہور، ٹاؤن پلانرز کی تفصیل اور کارکردگی

*1808: **حاجی محمد اعجاز:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور میں تعینات ٹاؤن پلانرز کا عرصہ تعیناتی اور ان کے ناموں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں۔

(ب) متذکرہ ٹاؤن پلانرز نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران تاحال کل کتنی بلڈنگز کے نقشے پاس کئے ہیں۔

(ج) نقشہ جات کے بغیر تعمیر کی گئی کل بلڈنگز کی تعداد کیا ہے اور آیا اس ضمن میں ٹاؤن پلانرز کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) شالامار ٹاؤن جب معرض وجود میں آیا تو مورخہ 01-10-14 کو پہلی خاتون ٹاؤن آفیسر پی اینڈ سی مس شگفتہ سلامت کی تعیناتی عمل میں لائی گئی، بعدازاں مورخہ 03-11-23 کو انہیں تبدیل کر دیا گیا اور ان کی جگہ محمد امین مغل کو تعینات کیا گیا۔

(ب) متذکرہ ٹاؤن پلانرز نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران اب تک 457 نقشہ جات پاس کئے ہیں۔

(ج) بغیر نقشہ کے تعمیر ہونے والی بلڈنگز کی تعداد تقریباً 680 ہے، ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی جا چکی ہے۔ ان بلڈنگز میں خاصی تعداد ٹاؤن کے معرض وجود میں آنے سے پہلے کی ہے۔ اب تک ان کے خلاف 3208 چالان سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ

کی عدالت میں بھجوائے جا چکے ہیں جبکہ 106 بلڈنگز کے کیس برائے مسماری زیر کارروائی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محمد امین مغل کو 2003-11-23 کو لگایا گیا تھا ان کو شالامار ٹاؤن سے کب ٹرانسفر کیا گیا اور دوبارہ کب واپس بلایا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ اس وقت بھی وہ شخص نہ صرف معطل ہے بلکہ انٹی کرپشن میں اس کے خلاف کیسز چل رہے ہیں اور اس کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یہاں پر شالامار ٹاؤن میں date of posting اس طرح سے ہے کہ مس شگفتہ سلامت 01-10-14 تا 02-10-23، امین مغل 02-11-23 سے 04-07-04، ظفر مشتاق 04-07-05 سے 04-10-29، شوکت علی اظہر 04-10-01 سے 06-01-27 اور دوبارہ محمد امین مغل جس کا آپ نے سوال کیا ہے 06-01-28 سے 06-04-13 اور اس کے بعد پھر ظفر مشتاق 06-4-14 سے 06-07-23 اور اس وقت نوید اختر 06-07-24 سے وہاں پر پوسٹنگ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میں راجہ بشارت صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا تھا وہ خود ہی انہوں نے بتا دی ہے کہ محمد امین مغل کے خلاف انٹی کرپشن میں کیس چل رہا ہے۔ اس آدمی کو جب شالامار ٹاؤن میں لگایا گیا تو اس نے رشوت کی انتہا کر دی اور بہت سی بلڈنگز انہوں نے بغیر نقشے کے بنوائی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ 680 بلڈنگز لیکن میرے خیال کے مطابق کم از کم 2000 بلڈنگز بغیر نقشے کے بنی ہیں اور بغیر نقشے کے بنوانے کے بعد وہ پیسے لے کر چلا گیا اس کے خلاف اب cases چل رہے ہیں لیکن جن لوگوں کی بلڈنگز بن گئی ہیں اب ان کے خلاف مسماری کے آرڈر ہو گئے ہیں۔ ان بے چاروں کا قصور کیا ہے؟ 106 بلڈنگز کے خلاف مسماری کے آرڈر ہیں اور میرا خیال ہے کہ مسمار تو کوئی بلڈنگ کی گئی اور نہ کی جائے گی لیکن یہ صرف خزانے کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ میں ان سے دوسرا ضمنی سوال یہ کرتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے کہا کہ 3208 چالان سپیشل

جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں بھجوائے جاچکے ہیں ان چالانوں کا آج تک کیا بنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! جو latest چالان ہیں وہ 4911 ہیں اور ان میں سے 3537 کیسز کا فیصلہ ہو چکا ہے جس میں سے 12 لاکھ 7 ہزار روپے جرمانہ ہوا ہے اور ابھی 1373 کیسز pending decision ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں یہ بات کہی گئی ہے کہ 106 بلڈنگز کے کیسز برائے مسماری زیر کارروائی ہیں۔ اس کا جواب 29-07-2004 کو وصول ہوا تھا اس کو اڑھائی تین سال گزر گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ عملی طور پر 106 میں سے کتنی بلڈنگز اب تک مسمار کی گئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! ان 106 میں سے اس وقت تک کچھ litigations میں ہیں کچھ کے خلاف Stay Orders ہیں لیکن میں latest ان کو لے کر بتا سکتا ہوں کہ اس میں سے کتنی بلڈنگز demolish کی گئی ہیں کیونکہ اس وقت میرے پاس demolished بلڈنگز کا ریکارڈ نہیں ہے۔ شکریہ

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میرا ابھی اسی قسم کا سوال کہ مری میں کتنی بلڈنگز demolish ہوئی ہیں، آگے آرہا ہے اس کو بھی اگر اس کے ساتھ ہی پڑھ لیں کیونکہ اس سوال کا نمبر نہیں آئے گا۔ میں نے پہلے اس حوالے سے تحریک التوائے کار دی تھی براہ مہربانی آپ اجازت دے دیں سوال نمبر 2733 ہے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے پورے پنجاب میں پوری تحصیل مری میں وہاں پر پنجاب کے لوگوں کی آٹھ آٹھ دس دس منزلہ بلڈنگز ہیں وہ demolish ہو رہی ہیں یا نہیں یہ خواہ مخواہ کا ایک خوف ہے اگر آپ اس کو بھی ساتھ take up

کر لیں گے کہ وہاں کتنی بلڈنگز demolish کریں گے۔ اس سوال نمبر 2733 کے جواب میں کہا گیا ہے کہ تین بلڈنگز جبکہ وہاں جو لسٹ شائع ہوئی ہے سپریم کورٹ آف پاکستان میں تحصیل ناظم نے یقین دہانی کرائی ہے وہ 162 بلڈنگز کے متعلق ہے کہ ہم ان کو demolish کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے اجازت مرحمت فرما دی ہے کہ انہوں نے اپنا سوال پڑھنا شروع کر دیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی میں نے اجازت نہیں دی ابھی میں سن رہا تھا۔ جیسے میں آپ کو سن رہا ہوں۔ جی، عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے یہ سوال نمبر 2733 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ صرف اس کی وضاحت کریں ابھی میں نے آپ کو سوال کرنے کی اجازت نہیں دی ابھی میں صرف آپ کو سن رہا ہوں کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو سوال گزر رہا تھا وہ لاہور کے حوالے سے تھا کہ یہاں کتنی بلڈنگز نقشے کے بغیر بنی مری شہر میں کتنی بلڈنگز پچھلے چار سال میں نقشے کے بغیر بنی ہیں۔ اس کے جواب میں انھوں نے کہا ہے کہ پچاس کے قریب ہیں۔ یہ سوال بھی میرے سوال سے متعلقہ ہے اسے out of turn لیا جائے۔ اس پر مہربانی فرمائیں کیونکہ اس کا نمبر نہیں آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک ایک سوال پر پوائنٹ آف آرڈر کریں گے تو کسی کی بھی باری نہیں آئے گی۔ ابھی تک تین سوال بھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ اگر آپ چلنے دیں گے تو سب ہو جائیں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): اس حوالے سے اخبارات نے اداریے لکھے ہیں کہ جو سپریم کورٹ نے ایکشن لیا ہے۔ کاش! یہ بات پنجاب اسمبلی میں کہی جاتی اور حکومت کی توجہ دلائی جاتی۔ میری جناب سے بہت مودبانہ گزارش ہے کہ اسے لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جو سوال out of turn لینا چاہتے ہیں کیا اس کا جواب ان کے پاس ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جواب آیا ہوا ہے۔ یہ 2003 کا سوال ہے اور 2006 میں آپریشن چل رہا ہے۔ اس پر منسٹر صاحب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میری تحریک التوائے کار کے جواب میں انھوں نے کہا تھا کہ سوال آیا ہوا ہے اس پر میں تفصیلاً جواب دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! ان کے سوال سے پہلے کوئی دس یا بارہ سوالات ہیں۔ میں نے تو سب کے جواب دینے ہیں۔ اگر آپ ان کو out of turn لینا چاہتے ہیں تو معزز اراکین جو سارے ان کی سفارش کر رہے ہیں وہ اپنے سوالات چھوڑ دیں۔ آپ ان کو dispose of فرمادیں اور راجہ صاحب کا سوال لے لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی مفاد عامہ کا سوال ہے تو اس کے لئے رولز میں provision ہے کہ اس کے لئے یہ لکھ کر دیں اور پھر دو دن کے لئے اس پر clear cut discussion ہو سکتی ہے۔ ایک ایسا سوال جناب کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ اس پر لکھ کر دیں کہ یہ مفاد عامہ کا سوال ہے۔ اس کو coming Tuesday پر رکھا جا سکتا ہے۔ اس طرح دوسروں کا حق مارا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! رول 62 ہے مگر یہ اس وقت لاگو ہوتا ہے جب question take up ہوتا ہے۔ جب تک آپ question take up نہیں کریں گے۔ اس کو نہیں کر سکتے آپ if it is of significance importance every Wednesday you can give two clear days notice and you can fix one hour for general discussion on that question, not before it is taken up ابھی تو question take up ہی نہیں ہوا۔ اس کو آپ کس طرح discussion کے لئے رکھ سکتے ہیں۔

After the question is taken up there is a provision. There are precedents that the questions have been taken out of turn

جناب سپیکر! ابھی یہ سوال take up ہی نہیں ہوا۔ یہ جب سوال take up کریں گے تو

اس کے بعد آپ اس کو notice دے سکتے ہیں۔ آپ question کو out of turn take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے جیسے کہا ہے کہ اگر آپ اپنے باقی سوالات surrender کرتے ہیں تو these will be taken as disposed of.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: 16 سوالات dispose of ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جتنے بھی ہیں وہ dispose of ہوتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میری گزارش ہے اور میں مستقبل کے لئے جناب سے رولنگ چاہوں گا۔ آپ نے آج جو فیصلہ فرمایا ہے۔ آئندہ اگر کوئی بھی out of turn question لیا جائے گا تو rest of the questions should be taken as disposed of

MR. ACTING SPEAKER: No. This is in this particular case and not in every case.

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 2733 میں گزارش کروں گا کہ راجہ صاحب اس سوال کا جواب پڑھیں۔ مجھے پتا ہے کہ وہ بوکھلائے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ انھیں پتا ہے کہ اندر کی بات کیا ہے اور مری میں کیا ہو رہا ہے اور گزشتہ چار سالوں میں کیا ہوا ہے۔

تحصیل مری میں نقشہ کے بغیر / خلاف تعمیر عمارات کی تعداد اور دیگر متعلقہ تفاصیل

*2733: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن مری نے 1999 سے آج تک کتنے نقشہ جات کی منظوری دی۔ مری شہر میں نقشہ جات کی منظوری کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا رہا، کیا اس عرصہ میں کچھ عمارات منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعمیر کی گئیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ایسی عمارات کی تفصیل اور ایسی عمارات کے مالکان کے خلاف کیا قانونی، تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی تفصیل بیان فرمائیں اگر کوئی کارروائی عمل میں

نہ لائی گئی ہو تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں کیا Local Government Ordinance 2001 کی دفعہ 141 سے منسلک شیڈول کے تحت کتنے افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 10 مرلہ سے کم جگہ کے لئے عمارت کا نقشہ منظور نہیں کیا جاتا اگر جواب ہاں میں ہو تو کیا یونین کونسل مری کی حدود میں 10 مرلہ سے کم جگہ پر تعمیر ہونے والی عمارات کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے غیر قانونی تعمیر پر پابندی کے باوجود شہر میں تعمیرات عمل میں لائی گئی ہیں نیز گزشتہ 5 سالوں میں سال وار بلڈنگ فیس نقشہ جات کی فیس و بغیر منظوری نقشہ یا منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی میں تعمیرات کرنے والوں کے خلاف چالانوں کی تعداد و مجموعی جرمانہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) یونین کونسل مری کی حدود میں کتنی عمارات کو اب تک خطرناک قرار دیا جا چکا ہے۔ نیز انسانی جانوں کو لاحق خطرے سے نمٹنے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں، کیا ایسی خطرناک بلڈنگز کو گرایا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ مری کی خوبصورتی و قدرتی حسن کو بے ہنگم و بے ترتیب تعمیرات نے بری طرح متاثر کیا ہے۔ حکومت مری کی خوبصورتی، قدرتی حسن و جمال کو preserve کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں لیکن میں اس میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ میری مجبوری ہے اور محترم بھائی بھی جانتے ہیں کہ ہم نے جو تحریری طور پر جواب دیا ہے میں اسی تک اپنے آپ کو confine کروں گا۔ اس میں، میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے شامل نہیں کر سکوں گا کیونکہ اس معاملے کو already suo moto سپریم کورٹ نے take up کیا ہوا ہے اور سپریم کورٹ ذاتی طور پر ان نقشوں کی approval کے معاملات کو بھی دیکھ رہی ہے اور جن بلڈنگز کے demolishing کے آرڈرز ہوئے ہیں ان آرڈرز کی implementations کو بھی دیکھ رہی ہے اور سپریم کورٹ نے پورے پنجاب میں جو ہمارے high raised buildings کے لئے Buildings By Laws اور Model By Laws بنانے کے لئے

کے لئے کہا ہے۔اس کی progress کی مانیٹرنگ بھی سپریم کورٹ کر رہی ہے اس لئے ہم نے یہی ریکارڈ سپریم کورٹ میں دیا ہوا ہے اس لئے اس سوال کا جواب جو تحریری طور پر گورنمنٹ نے دیا ہے۔میں معزز رکن کی تسلی کے لئے اور ان کے حکم کے مطابق پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نے سال 1999 سے آج تک 50 نقشہ جات کی منظوری دی ہے۔مری شہر میں نقشہ جات کی منظوری کے لئے باقاعدہ بلڈنگ بائی لاز موجود ہیں اور بائی لاز کے تحت ہی منظوری دی جاتی ہے۔تاہم چند ایک نے نقشہ کی خلاف ورزی کی ہے اور ان کے خلاف قانونی وتادیبی کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے اور تین کے خلاف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی دفعہ 141 سے منسلک شیڈول کے تحت عمل میں لائی گئی، تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ حاجی یوسف وغیرہ اپر جھیکا گلی روڈ

2۔ ڈاکٹر صداقت، ڈاکٹر ناصر کارٹ روڈ، صداقت کلینک

3۔ کرنل (ر) ظفر چیمہ AEC اپارٹمنٹس بائی پاس روڈ

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ 10 مرلے سے کم اور زیادہ جگہ کا نقشہ بھی بائی لاز کے مطابق منظور ہوتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ حکومت کی پابندی کے باوجود غیر قانونی تعمیرات ہوئی ہیں بلکہ پابندی اٹھنے کے بعد نقشہ منظوری کے بعد تعمیرات ہوئی ہیں، نیز گزشتہ 5 سالوں کی بلڈنگ پلان فیس بغیر منظوری نقشہ یا منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی و مجموعی جرمانہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	بلڈنگ فیس	جرمانہ	ٹوٹل
1۔	1998-1999	37,79,537/-	14,09,520/-	51,89,057/-
2۔	1999-2000	7,11,699/-	4,79,280/-	11,90,979/-
3۔	2000-2001	10,42,602/-	43,45,255/-	53,87,857/-
4۔	2001-2002	11,67,277/-	12,44,366/-	24,11,613/-
5۔	2002-2003	34,77,633/-	7,28,025/-	42,68,658/-

(د) مری شہر کی حدود میں تقریباً 50 بلڈنگ خطرناک قرار دی جا چکی ہیں۔نوٹس وغیرہ دیئے گئے ہیں انشاء اللہ جلد ہی ان کے خلاف محکمانہ کارروائی ہونے والی ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ مری کی خوبصورتی و قدرتی حسن میں بے ترتیب تعمیرات نے متاثر کیا

ہے تاہم حکومت پنجاب مری کی خوبصورتی و قدرتی حسن و جمال کو preserve کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کر رہی ہے اور بے ترتیب تعمیرات کو بھی کنٹرول کیا گیا ہے، مزید ازاں محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی دفعہ 128 کے تحت ٹی ایم اے مری کو ہدایات جاری کی ہیں کہ کوئی بھی building plan منظور نہ کیا جائے لہذا اس پابندی کی موجودگی میں کوئی بھی تعمیراتی کام مری کی حدود میں نہیں ہو رہا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں 50 عمارتوں کو خطرناک قرار دیا گیا ہے اور صرف تین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جبکہ تحصیل ناظم نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں جو جواب دیا ہے اس میں انھوں نے 162 عمارتوں کی فہرست پیش کی ہے کہ یہ عمارتیں خطرناک ہیں، by-laws کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے حوالے سے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ دوسرا کیا یہ درست ہے کہ 30۔ ستمبر 2003 کو حکومت پنجاب کی طرف سے مری میں عمارتوں کی تعمیر پر پابندی تھی۔ اس پابندی کے باوجود یہ ساری illegal کارروائیاں ہوئی ہیں۔ وہ لوگ جو اس میں involved تھے۔ by-laws کے تحت سابق نائب ناظم جو کہ building plan کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ جن کا مؤقف اب یہ ہے کہ میری مہر چوری ہو گئی تھی اور TMO نے میرے جعلی دستخط کئے ہیں۔ میں راجہ بشارت صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ لوگ جو اس ساری کارروائی میں ملوث رہے ہیں ان کے خلاف حکومت پنجاب یا ان کا محکمہ کوئی کارروائی کرنا چاہتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ سارے معاملات سپریم کورٹ میں اس وقت زیر غور ہیں۔ یہ درست بات ہے کہ 162 عمارتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں سپریم کورٹ نے نوٹس وغیرہ جاری کئے ہیں اور ان کی demolishing کے لئے کہا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اس پر عمل بھی شروع ہو چکا ہے اور اس کی باقاعدہ ایک regular report بھی ہم سپریم کورٹ میں داخل کر رہے ہیں۔ ابھی تین دن پہلے ضلعی ناظم اور ڈی سی او راولپنڈی اسی حوالے سے مری میں موجود تھے۔ وہ سپریم کورٹ کی directions کو implement کر رہے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں پر illegal نقشے کون پاس کرتا

رہا تو میں اس معاملہ میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ This is to be ascertained by the Supreme Court nowان کے بارے میں سپریم کورٹ کی طرف سے جو حکم جاری ہو گا اس کے مطابق ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔یہاں میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا ساbiasedنہیں ہونا چاہئے۔اگر نائب ناظم غلط نقشہ پاس کرنے میں ملوث تھا تو وہاں پر سابق ناظم خود 14 منزل اپنی ذاتی عمارت تعمیر کرنے میں بھی ملوث ہے۔soایک کا نام لینااور دوسرے کا نہ لینا ہمیں یہbiasedرویہ نہیں رکھنا چاہئے۔میں سمجھتا ہوں کہ چاہے کوئی ناظم ہو یا نائب ناظم جس کے خلاف بھی سپریم کورٹ ایکشنrecommend کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!پہلی بات تو یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے آرڈر نہیں کیا۔یکم ستمبر کو ایک عمارت گری،اس حوالے سے سپریم کورٹ نےSuo Motoنوٹس لیا۔وہاں تحصیل ایڈمنسٹریشن نے کہا کہ 162 عمارتیں خطرناک ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ پسند ناپسند کی بنیاد پر تحصیل ناظم نے کس اختیار کے تحت،اپنی مرضی سے 162 عمارتوں کوdangerous declareکر دیا ہے۔یہ دس دس منزلہ عمارتیں کوئی راتوں رات نہیں بنیں ہیں۔کیا نیسپاک یا کسی آزاد ادارے سے اس بارے میں تحقیقات کروائی گئیں ہیں،اس کے بارے میں کوئیtechnical reportحاصل کی گئی ہے؟

جناب والا!یکم ستمبر کو عمارت گرتی ہے اور پانچ تاریخ کو وہ فہرست جاری کرتے ہیں کہ 162عمارتیں غیر قانونی ہیں۔میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ جوBuilding Plan Committeeکے چیئرمین تھے،جن کیmonitorکرنے کی ڈیوٹی تھی۔وہ موجودہ تحصیل ناظم کے بھائی ہیں۔اگر وہinvolveہیں،تحصیل ناظم یاTMO involveہے تو ان کے خلاف یہ کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔سپریم کورٹ میں کوئی معاملہpendingنہیں رہا۔انھوں نے معاملے کوdispose ofکر دیا تھا کہ آپ کارروائی کرنے کے بعد رجسٹرار کے پاس جواب داخل کریں تو میری گزارش یہ ہے کہ حکومت پنجاب ان تینوں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے۔یہ پچھلے سات سالوں میں حکومت کی طرف سے پابندی کے باوجود سب کچھ کرتے رہے ہیں،وہاں Writ of the Governmentقائم نہیں ہو سکی تو کیا یہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟یہadministrativelyکارروائی کیوں نہیں کر رہے؟اس میں کیا امر مانع ہے،کیا رکاوٹ

ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! کسی کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے، جو بھی سرکاری ملازم یا منتخب نمائندہ اس میں ملوث پایا گیا اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ عباسی صاحب فرما رہے ہیں کہ سپریم کورٹ میں کوئی معاملہ اس وقت pending نہیں ہے جبکہ سپریم کورٹ نے ہمیں چھ ہفتے کی مہلت دی تھی۔ چھ ہفتے کے بعد ہم نے وہاں پر رپورٹ دینی ہے اور سپریم کورٹ کی طرف سے ایکشن کے حوالے سے جو بھی احکامات ملیں گے ان پر انشاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر رائے اعجاز احمد صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان میں کوئی معاملہ pending نہیں ہے۔ انھوں نے معاملے کو اس حکم کے ساتھ dispose of کر دیا تھا کہ اس کی رپورٹ رجسٹرار کے پاس جمع کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے حوالے سے رول 62 کے تحت نوٹس دیا ہوا ہے کہ اگلے ہفتے اسے عام بحث کے لئے رکھ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب چیئرمین! بقیہ سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

1999 تا 2002 محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں قواعد و ضوابط کے برخلاف بھرتیاں

***1994: سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں

گے کہ:

(الف) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں اکتوبر 1999 سے ستمبر 2002 تک کتنی ایسی بھرتیاں کی گئیں جن میں قواعد وضوابط کا خیال نہیں رکھا گیا؟

(ب) ایسی بھرتیوں کی تفصیل بیان فرمائیں جن میں تعلیمی معیار کو بھی نظر انداز کیا گیا، یہ بھرتیاں کس اتھارٹی کے حکم پر کی گئیں، تمام بھرتی شدہ اہلکاروں کے نام اور عہدہ سے مطلع فرمایا جائے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنے لوئر گریڈ کے افسران بڑے گریڈ(Higher Grade) پر تعینات رہے اور کس اتھارٹی کے حکم پر یہ تعینات رکھے گئے یا کیسے کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) اکتوبر 1999 سے ستمبر 2002 تک ایڈمنسٹریشن، انجینئرنگ اور ہیلتھ فنکشنل یونٹس لوکل کونسلز سروس میں کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ب) اس قسم کی کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران ایڈمنسٹریشن، انجینئرنگ اور ہیلتھ فنکشنل یونٹس لوکل کونسلز سروس کے افسران جو بڑے گریڈ کی پوسٹوں پر تعینات رہے ان کی لسٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

پاکپتن میں پینے کے صاف پانی کے منصوبہ جات کی تفصیل

*2194: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ صاف پانی صوبہ کے تمام اضلاع و شہریوں کو مہیا کرے۔ صاف پانی کے منصوبوں میں سے ضلع پاکپتن کو کیوں نکالا گیا ہے؟

(ب) تحصیل پاکپتن خصوصاً حلقہ پی پی۔228 کا زیر زمین پانی بھی پینے کے قابل نہ ہے۔ اس کی ٹیسٹنگ اور صاف پانی کی فراہمی کے لئے فوری کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ پاکپتن

شہر میں بھی صاف پانی میسر نہ ہے۔ پائپ ناقص اور پھٹ چکے ہیں اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) دیہاتوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے حلقہ پی پی۔228 کے لئے کتنے فنڈز کن کن منصوبوں کے لئے رکھے گئے ہیں، ان کی تفصیل یکم جولائی 2001 سے لے کر اب تک کیا ہے؟

(د) پاکپتن شہر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے یکم جولائی 2001 سے لے کر اب تک کن کن منصوبوں پر کتنی رقم صرف کی گئی ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ آئندہ بجٹ میں کون کون سے کہاں کہاں منصوبے رکھے جارہے ہیں، ان کی مالیت کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) وزیر ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ کے متعلقہ ہے۔ تاہم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن پاکپتن بھی سفارش کرتی ہے کہ صاف پانی کے منصوبوں میں ضلع پاکپتن کو شامل کیا جائے۔

(ب) پی پی۔228 کے حلقہ میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ اکثر چکوک میں صاف پانی کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے اور پرانے واٹر سپلائی پائپ جن کی مدت پوری ہو چکی ہے ان کی جگہ نئے واٹر سپلائی پائپ لگانے کی ضرورت ہے اور TMA پاکپتن شریف کی طرف سے سفارش کی جاتی ہے کہ ایشیئن ڈویلپمنٹ کی وساطت سے 26 اضلاع میں واٹر سپلائی کا کام جاری ہے، ان میں ضلع پاکپتن شریف کو بھی شامل کیا جائے تاکہ پاکپتن شریف کے عوام مختلف اقسام کی بیماریوں جن میں ہیپاٹائٹس، ملیریا، پیچش اور Water born Disease سے نجات مل سکے۔ کیونکہ یہ علاقہ پسماندہ ہے گزشتہ ادوار میں ضلع پاکپتن کے حلقہ پی پی۔228 اور دیگر علاقوں کو سختی سے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔

(ج) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اپنے فنڈز نائب ناظمین / ممبر تحصیل کونسل کے لئے ترتیب دیتے ہیں، انہوں نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ نہ دیا ہے، کیونکہ ان کے حصے میں تقریباً 5 لاکھ روپے گرانٹ آتی ہے، جس سے 20/25 لاکھ روپے سے مکمل ہونے والی سکیم مکمل نہ کی جا سکتی ہے اس لئے ممبران فنڈز کی کمی کی وجہ سے چھوٹے منصوبوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

(د) جولائی 2001 سے لے کر اب تک صاف پانی کی فراہمی کا جامعہ منصوبہ نہ بنا ہے۔ اب گورنمنٹ کی گرانٹ سے کچی آبادی پیر کرماں اور کچی آبادی کارخانہ حاجی خورشید پاکپتن میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے نئے 446 ٹیوب ویل و پائپ لائنیں بچھائی جائیں گی جن پر تقریباً 30 لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

ٹی ایم اے فیصل آباد پانی چھڑکاؤ والی گاڑیوں اور اخراجات کی تفصیل

*2246: راجہ ریاض احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے فیصل آباد کے پاس پانی چھڑکاؤ والی کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنا تیل ان گاڑیوں میں ماہانہ خرچ ہوتا ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی گاڑیاں صحیح اور کتنی خراب حالت میں ہیں اور ان کی مرمت کے لئے ماہانہ کتنا خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن فیصل آباد (سٹی) کے پاس اس وقت چھڑکاؤ کے لئے کل پانچ عدد گاڑیاں ہیں۔ جن پر خرچ ہونے والے تیل کی ماہانہ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	واٹر گاڑی نمبر	واٹر گاڑی نمبر	واٹر گاڑی نمبر	واٹر گاڑی نمبر	واٹر گاڑی نمبر	ماہانہ میزان
2002	101121	101280	17585	2251	2252	
جولائی	825لیٹر	741لیٹر	950لیٹر	1005لیٹر	1180لیٹر	4701لیٹر
اگست	970لیٹر	775لیٹر	850لیٹر	970لیٹر	1365لیٹر	4930لیٹر
ستمبر	640لیٹر	858لیٹر	825لیٹر	805لیٹر	990لیٹر	3845لیٹر
اکتوبر	855لیٹر	725لیٹر	925لیٹر	935لیٹر	1145لیٹر	4585لیٹر
نومبر	750لیٹر	670لیٹر	815لیٹر	880لیٹر	1045لیٹر	4160لیٹر
دسمبر	845لیٹر	960لیٹر	1125لیٹر	1140لیٹر	1175لیٹر	5245لیٹر
جنوری2003	600لیٹر	600لیٹر	750لیٹر	750لیٹر	925لیٹر	3625لیٹر
فروری	485لیٹر	525لیٹر	620لیٹر	620لیٹر	620لیٹر	2870لیٹر
مارچ	880لیٹر	940لیٹر	1090لیٹر	1090لیٹر	1140لیٹر	5140لیٹر
اپریل	1030لیٹر	990لیٹر	1340لیٹر	1365لیٹر	1400لیٹر	6125لیٹر
مئی	1090لیٹر	1090لیٹر	1410لیٹر	1563لیٹر	1700لیٹر	6853لیٹر
میزان	8970لیٹر	8601لیٹر	10700لیٹر	11123لیٹر	12685لیٹر	52079لیٹر

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن فیصل آباد (سٹی) کی چھڑکاؤ والی تمام گاڑیاں درست حالت میں ہیں۔ مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی رجسٹریشن نمبر	اخراجات مرمت 01-07-02تا30-06-03	ماہانہ اخراجات	قابل مرمت
1-	No.101121	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
2-	No.101280	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
3-	No.17485	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
4-	No.2252	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
5-	No.2251	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں

موضع بھٹی کے، تحصیل وزیرآباد میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*2451: جناب اشتیاق احمد مرزا: کیاوزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ بھٹی کے وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں تقریباًدس ہزارافراد پر مشتمل آبادی ہے، کی گلیاں اور نالیاں ٹوٹی پھوٹی ہیں۔ سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گندے پانی کے نکاس کا مناسب انتظام نہیں ہے۔اس کے علاوہ سٹریٹ لائٹ کاانتظام بھی نہیں ہے، جس کی وجہ سے اکثر چوری کاخطرہ رہتاہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بستی میں گلیاں، نالیاں اور سیوریج سسٹم تعمیر کرنے اور سٹریٹ لائٹ کابندوبست کرنے کاارادہ رکھتی ہے،توکب تک،اگر نہیں تووجہ بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی:

(الف) درست نہ ہے کہ بھٹی کے گاؤں کی آبادی دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ بمطابق ریکارڈ مردم شماری 1998 موضع بھٹی کے کی آبادی 3774افراد پر مشتمل ہے۔اس موضع میں چندایک گلیاں قابل مرمت ہیں، بھٹی کے گاؤں میں دیہاتی ایریاہونے کی وجہ سے سیوریج سسٹم موجود نہ ہے۔دیہی علاقوں میں سٹریٹ لائٹ مہیانہ کی گئی ہے موضع ہذا میں شہری سہولیات میسر نہیں ہیں؟

(ب) موضع ہذامیں رورل ڈرینج سکیم کے تحت سال 2000-1998میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی وساطت سے مبلغ 22لاکھ روپے خرچ کئے۔رورل ڈرینج سکیم بھٹی کے دو موضعات پر مشتمل ہے، دوسرے گاؤں ٹھٹھہ فقیر اللہ میں اسی سکیم کے تحت اب بھی

کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں یونین کونسل بھٹی کے نے اپنے وسائل سے درج ذیل دو سکیمیں مکمل کی ہیں۔

نام سکیم	تخمینہ لاگت
i) تعمیر گلیاں، نالیاں بھٹی کے	70ہزار روپے
ii) تعمیر گلیاں، نالیاں مسجد بلال بھٹی کے	27ہزار روپے

جونہی اضافی فنڈز میسر ہوئے تو موضع ہذا میں مذکورہ سہولتیں فراہم کر دی جائیں گی۔

یونین کونسل بھٹی کے، تحصیل وزیر آباد ترقیاتی فنڈز اور منصوبہ جات کی تفصیل

*2452: جناب اشتیاق احمد مرزا: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

یونین کونسل بھٹی کے، تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کو سال 03-2002 کے دوران کل کتنے ترقیاتی فنڈز دیئے گئے۔ یہ فنڈز کس کس ترقیاتی منصوبہ پر خرچ ہوئے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

یونین کونسل بھٹی کے، تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کو سال 03-2002 کے دوران بذریعہ ضلعی "حکومت گوجرانوالہ مبلغ 7,84,190 روپے کی گرانٹ موصول ہوئی۔ ان میں سے ترقیاتی منصوبہ جات پر مبلغ 6,16,302روپے خرچ کئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	تکمیل منصوبہ
1۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع بھٹی کے	70000/-روپے	69867/-روپے
2۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع ٹھٹھہ فقیر اللہ شرقی	90000/-روپے	89518/-روپے
3۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع ٹھٹھہ فقیر اللہ غربی	90000/-روپے	88793/-روپے
4۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع ڈھونیکی	90000/-روپے	88886/-روپے
5۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع وڈالہ چیمہ	90000/-روپے	41040/-روپے
6۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع علی نگر بشمولہ وڈالہ چیمہ	60000/-روپے	69268/-روپے
7۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع پھالوکی	60000/-روپے	60000/-روپے
8۔	تعمیر گلیاں نالیاں، موضع قبرستان روڈ ٹھٹھہ فقیر اللہ	83200/-روپے	83200/-روپے
9۔	تعمیر گلیاں نالیاں موضع بھٹی کے (مسجد بلال والی گلی)	27000/-روپے	27000/-روپے

10۔	تعمیر نالی موضع علی نگر بشمولہ وڈالہ چیمہ	-/8730روپے	-/8730روپے
		-/668930روپے	-/626302روپے

سیالکوٹ شہر کے بازاروں کی کشادگی اور متبادل جگہ کا مسئلہ

*2500: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر میں تحصیل بازار، مین بازار اور اس کے ملحقہ خرید و فروخت کے مراکز انتہائی تنگ ہیں۔ مردوں اور عورتوں کا مشترکہ بازار ہونے کے باعث رش اور ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے بازار کی تنگی کافی پریشانی کا سبب بنتی ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بازاروں کو کھلا کرنے یا مارکیٹوں کے لئے کوئی متبادل جگہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر میں تحصیل بازار، مین بازار اور اس سے ملحقہ خرید و فروخت کے مراکز انتہائی تنگ ہیں، سیالکوٹ شہر کے قدیم ترین رہائشی و تجارتی علاقے ہیں، یہاں مارکیٹیں پرائیویٹ طور پر قائم شدہ ہیں، واقعی ان علاقوں میں بعض اوقات بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے، تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر ان علاقوں میں دن کے وقت بھاری ٹریفک جو کہ ٹریفک جام ہونے کا سبب بن سکتی ہے کا داخلہ ممنوع ہے اور اس سلسلہ میں ضلعی پولیس کی طرف سے باقاعدہ بندوبست کیا گیا ہے، پھر بھی معزز رکن اسمبلی کا مؤقف درست ہے کہ ان بازاروں کی تنگی کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جہاں تک عارضی تجاوزات کو ہٹانے کا تعلق ہے، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کا عملہ بڑی مستعدی سے ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

(ب) سردست تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سیالکوٹ ان بازاروں کو کھلا کرنے یا مارکیٹوں کے لئے کوئی متبادل جگہ مہیا کرنے کا کوئی منصوبہ نہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس کے دائرہ اختیار میں ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان بازاروں میں زیادہ تر کام مختلف النوع کی تجارت

سے متعلقہ ہے، کسی ایک خاص چیز کی تجارت نہ ہوتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی سیالکوٹ نے شہر سے باہر غلہ منڈی بنائی ہے، مختلف اقسام، کپڑا، پنساری، کاسمیٹکس، جنرل سٹور، جیولری وغیرہ کے کاروبار کے لئے کوئی علیحدہ شہر سے باہر مارکیٹیں نہ ہیں، لہذا یہ کاروبار اندرون شہر ہی ہو رہے ہیں۔

رحمان پورہ لاہور سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور سیوریج کا مسئلہ

*2503: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحمان پورہ لاہور کی مین روڈ اور سلطان احمد روڈ پر ہر وقت گٹروں کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے، جس سے بیماریاں پھیل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رحمان پورہ (اے) بلاک کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں؟

(ج) کیا حکومت ان کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) رحمان پورہ اور سلطان احمد روڈ پر سیوریج سسٹم تسلی بخش طور پر چل رہا ہے۔ تاہم اس جگہ بارش کے پانی کی نکاسی کا مسئلہ ہے۔ اس مقصد کے لئے 7 لاکھ روپے کی مالیت سے ایک سکیم زیر عمل ہے۔ 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ توقع ہے کہ باقی ماندہ کام دو ہفتوں میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) اے بلاک کی سڑکوں کو درست کرنے کے لئے یونین کونسل کی طرف سے اور ٹاؤن کی طرف سے کوشش جاری ہے۔ جونہی فنڈز مہیا ہوئے تو ان سڑکوں پر کام کروا دیا جائے گا۔

سٹی گورنمنٹ لاہور کے فوڈ انسپکٹرز کی تعداد، نام اور دیگر تفاصیل

*2533: محترمہ عابدہ جاوید: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

سٹی گورنمنٹ لاہور میں تعینات فوڈ انسپکٹروں کی تعداد، نام، مقام، تین سال سے زائد عرصہ تک ایک ہی جگہ پر تعینات انسپکٹروں کے نام، ان کی ٹرانسفر نہ ہونے کی وجہ سفارش، رشوت یا قابلیت تفصیل فراہم کریں۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت ایک ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر فوڈ، 6 چیف فوڈ انسپکٹرز اور 5 فوڈ انسپکٹرز تعینات ہیں۔ چیف فوڈ انسپکٹر بھی بطور فوڈ انسپکٹر کام کرتے ہیں، سینئر ہونے کی بناء پر انہیں چیف فوڈ انسپکٹر بنایا گیا ہے، ہر تین سے چھ ماہ کے بعد ان کو ایک ٹاؤن سے دوسرے ٹاؤن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ سفارش کی بناء پر کوئی تعیناتی اور تبدیلی نہیں ہوتی۔

سٹی گورنمنٹ لاہور میں ورک چارج ملازمین کی بھرتی و دیگر تفاصیل

*2534: محترمہ عابدہ جاوید: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سٹی گورنمنٹ لاہور نے سال 2001 سے سال 2003 تک جو ورک چارج ملازمین محکمہ ہذا میں بھرتی کئے ان کی تفصیل اور جو اخراجات ماہانہ ہوئے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا جب ورک چارج بھرتی ہوئے تو بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی۔ اگر پابندی ختم ہو چکی تھی تو تاریخ اور نوٹیفکیشن نمبر، اتھارٹی کا نام، تاریخ، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) جس اخبار میں اشتہار ہوا، اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال معرض وجود میں آنے کے بعد 01-08-14 سے 2003 تک جو ورک چارج ملازمین بھرتی کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

1۔ محکمہ ریونیو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) نے 15۔اگست 2001تا2003 جو نئے ورک چارج ملازمین بھرتی کئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

عرصہ تعیناتی	تعداد ورک چارج ملازمین	ماہانہ اخراجات
15-08-01تا26-12-03	275	7,28,750/-
2002	582	19,45,375
24-06-03	193	7,41,250/-
ٹوٹل	1050	34,15,375/-

2۔ محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے آئی ڈی ہسپتال میں مستقل خالی اسامیوں کے محاذ سینٹری ورکروں کو بطور ورک چارج ملازم بھرتی کیا گیا اور اب تک رکھے گئے 10 سینٹری ورکروں کو رولز کے مطابق 150 روپے یومیہ کے حساب سے تنخواہ کی ادائیگی کی جارہی ہے۔

3۔ محکمہ ورکس اینڈ سروسز سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے شعبہ الیکٹریکل اینڈ مکینیکل میں سال 2001تا2003 دورانیہ میں 3عدد ورک چارج الیکٹریشن 2عدد ہیلپر الیکٹریشن ایک عدد میٹر ریڈر ایک عدد لائیٹ چیکر اور دو عدد وائرلیس آپریٹر بھرتی کئے گئے۔ان ملازمین کی تنخواہوں کے ماہانہ اخراجات مبلغ -/61,800 روپے ہیں یہ تمام ملازمین منظور شدہ اسامیوں کے محاذ بھرتی کئے گئے نیز شعبہ فائر بریگیڈ میں 65 عدد فائرمین اور 9 عدد ڈرائیور ورک چارج رکھے گئے ہیں، جن کے ماہانہ اخراجات مبلغ -/4,50,000 روپے ہیں۔

4۔ محکمہ فنانس اینڈ پلاننگ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور مورخہ 15-08-2001 کو حکومت کے نئے سیٹ اپ کے تحت وجود میں آیا۔ سابقہ ایم سی ایل کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے گیارہ کمپیوٹر آپریٹر (ڈیلی ویجز) اس محکمہ میں ٹرانسفر کئے گئے۔ ان کمپیوٹر آپریٹرز کی منظوری لوکل گورنمنٹ و رورل ڈویلپمنٹ لاہور کی چٹھی نمبر SOII(LG)5-19/98 کے تحت کی گئی نیز ستمبر 2001 تا جون 2003 ان کمپیوٹر آپریٹرز پر 14,33,850 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) حکومت نے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو مختلف چٹھیوں (جن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں) کے تحت درج ذیل ورک چارج ملازمین رکھنے کی اجازت دی

ہوئی ہے۔

(ج) ورک چارج ملازمین کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دینے کا کوئی مجوزہ قانون نہ ہے۔ بمطابق رپورٹ متعلقہ شعبہ جات ورک چارج ملازمین کی بھرتی حسب ضابطہ وضرورت 89 دن کے لئے کی جاتی ہے۔

ضلع اوکاڑہ سال 03-2002 کے دوران سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیل

*2547: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے بجٹ برائے سال 03-2002 کی بہت زیادہ رقم (فنڈز) بغیر استعمال کئے (Lapse) ضائع ہو گئی، کل بجٹ کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کون کون سے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے، کتنی نئی سڑکیں بنیں۔ کتنی سڑکوں کی مرمت کی گئی، نام مع تخمینہ مفصل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر سڑک کا ابتدائی حصہ کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ کیا صرف اس سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز نہ ہیں یا یہ سیاسی انتقام کا نشانہ بنی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک، مذکورہ سڑک کا ابتدائی چار کلومیٹر حصہ مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ضلع اوکاڑہ کے بجٹ مالی سال 03-2002 میں مختص کردہ رقم مبلغ -/121.244 ملین روپے میں سے کچھ بھی ضائع نہیں ہوئی اور یہ تمام درج ذیل تفصیل کے مطابق خرچ کی گئی۔

نمبر شمار	بجٹ برائے سالانہ تعمیر و ترقی 03-2002	مختص کردہ رقم	خرچ
1۔	خوشحال پاکستان پروگرام (مکمل سڑکات)	28.185 ملین روپے	28.185 ملین روپے
2۔	خوشحال پاکستان پروگرام (زیر تعمیر سڑکات)	14.166 ملین روپے	14.166 ملین روپے

3۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) مکمل سڑکات	13.647ملین روپے	13.647ملین روپے
4۔	سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) مکمل سڑکات	13.969ملین روپے	13.969ملین روپے
	کل رقم	69.967ملین روپے	69.967ملین روپے
نمبر شمار	بجٹ برائے سالانہ تعمیر و ترقی 03-2002	مختص کردہ رقم	خرچ
1۔	ری سرفیسنگ پروگرام	19.672ملین روپے	19.672ملین روپے
2۔	بحالی سڑکات پروگرام	7.967ملین روپے	7.967ملین روپے
3۔	خصوصی مرمت پروگرام	2.295ملین روپے	2.295ملین روپے
4۔	سالانہ مرمت پروگرام	21.343ملین روپے	21.343ملین روپے
	کل رقم	51.277ملین روپے	51.277ملین روپے

(ب)

1۔ مذکورہ عرصہ میں خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت موصولہ رقم میں 21 سڑکات مکمل ہوئیں جبکہ زیر تکمیل سڑکوں کی تعداد 13 ہے۔

2۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 10 عدد سڑکیں مکمل ہوئیں۔ اس کے علاوہ 13 عدد زیر تکمیل ہیں۔

3۔ سالانہ مرمت کے تحت کل 264 سڑکات کی مرمت کی گئی جس میں 33 سڑکات کی Resurfacing کی جبکہ 14 سڑکوں کی بحالی کا کام کیا گیا۔ خصوصی مرمت کے تحت 9 سڑکات پر کام کیا گیا۔ باقی 210 سڑکات پر مختلف نوعیت کی مرمت کا کام کیا گیا۔ جس میں ورک چارج لیبر کا معاوضہ بھی شامل ہے، کیونکہ دفتر ہذا کے پاس سڑکوں کی لمبائی کے مطابق مستقل لیبر دستیاب نہ ہے۔

(ج) سیاسی انتقام کا مفروضہ طور پر درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ ضلعی حکومت کی تشکیل کے بعد مقررہ ترجیحات کے مطابق سڑک مذکورہ کی بحالی کا تخمینہ مبلغ 1.692 ملین روپے منظور کیا گیا اور سڑک ہذا کی مرمت جون 04-2003 میں کر دی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ مذکورہ بالا جز (ج) میں وضاحت کی گئی ہے کہ سڑک ہذا کی مرمت جون 04-2003 میں کر دی گئی ہے۔

کچی آبادی رسالہ نمبر 12 فیصل آباد۔ سروے مکمل کرنے کا مسئلہ

*2605: رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی آبادی رسالہ نمبر 12 Declared (اعلان شدہ) کچی آبادی ہے۔ جس کے کچھ حصہ کا سروے کر کے رہائش پذیر افراد کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں جبکہ اسی کچی آبادی کے کچھ حصہ کا سروے نامکمل ہے۔ جس کی وجہ سے اس بقیہ

حصہ کے لوگوں کو مالکانہ حقوق اب تک نہ ملے ہیں؟

(ب) کیا حکومت متذکرہ کچی آبادی کے عدم سروے حصہ کا سروے کروانے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ڈائریکٹر جنرل کچی آبادیز پنجاب سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق کچی آبادی رسالہ نمبر 12 فیصل آباد ایک declared (اعلان شدہ) کچی آبادی ہے اس کا سروے 1986 میں کیا گیا تھا، آبادی ہذا مربع نمبر 40 خسرہ نمبر 13 میں واقع ہے، کچی آبادی کے مکینوں کے زیر قبضہ رقبہ کو ٹرانسفر کی استدعا کی گئی تھی اور 92 کنال 18 مرلہ رقبہ ایف ڈی اے کو ٹرانسفر کر دیا گیا، اس رقبہ پر واقع سروے ہولڈرز کو حسب پالیسی مالکانہ حقوق وغیرہ دیئے گئے ہیں۔

(ب) کچی آبادی رسالہ نمبر 12 کی بابت مروجہ حکومتی پالیسی کے مطابق 1985-03-23 کی حتمی تاریخ کے حوالے سے دوران سال 1986 مکمل سروے کے بعد رقبہ تعدادی 92 کنال 18 مرلے، ایف ڈی اے کو ٹرانسفر کیا گیا اور اس رقبہ پر واقع سروے ہولڈرز کو حسب پالیسی مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔

عدم سروے شدہ حصہ کی بابت موصولہ رپورٹ کے مطابق بعد از سروے بعض افراد نے آبادی ہذا کے قرب وجوار میں واقع خالی جگہ جو کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے، پر تجاوزات کی ہیں۔

حکومتی پالیسی کے مطابق حتمی تاریخ 1985-03-23 کے بعد معرض وجود میں آنے والی تجاوزات کو کچی آبادی کے تحت مالکانہ حقوق کا استحقاق حاصل نہ ہے۔ لہذا ایسی تجاوزات کی بابت مروجہ حکومتی پالیسی برائے کچی آبادی کے تحت سروے کا جواز نہ ہے۔

فضل کالونی بند روڈ لاہور کے ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز کی تفصیل

*2608:جناب محمد آجاسم شریف:کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے فضل کالونی بند روڈ لاہور کی معراج سٹریٹ، آصف سٹریٹ، عمر فاروق روڈ اور عمر کالونی کے سیوریج اور سولنگ کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے ہیں اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادیوں کے لئے موجودہ یا اگلے مالی سال میں سیوریج اور سولنگ کے لئے فنڈز دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

فضل کالونی بند روڈ لاہور کی معراج سٹریٹ، آصف سٹریٹ، عمر فاروق روڈ، عمر کالونی اور دیگر ایسے علاقوں میں جو کہ بند کے پار ہیں سیوریج لائن بچھانے کے لئے کنسلٹنٹس کی خدمات درکار ہوتی ہیں۔

جس کے لئے واسا نے سٹی گورنمنٹ کی طرف رجوع کیا ہے تاکہ ایسے علاقوں کی جامع پلاننگ ہو سکے۔

فنڈز کی دستیابی پر اس پر عملدرآمد کیا جا سکے گا۔ جہاں تک سولنگ کا تعلق ہے ایسی تجاویز سیوریج لائن بچھانے کے بعد ہی زیر غور آ سکتی ہیں۔

پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے شہری مسائل

*2700:چودھری محمد اشرف کمبوہ:کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ پیپلز کالونی ہاؤسنگ سکیم، گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو دے دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پیپلز کالونی کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ سیوریج اور واٹر سپلائی آپس میں مکس ہو گئے ہیں اور شہری گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے ہیپاٹائٹس B اور C کے پھیلنے کا خطرہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے مسائل

کے حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) جزوی طور پر درست نہ ہے۔ پیپلز کالونی ہاؤسنگ سکیم گوجرانوالہ واسا (جی۔ڈی۔اے) کو صرف واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام مورخہ 2000-07-10 کو ٹرانسفر کیا گیا تھا۔ جب کہ یہ سکیم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (سٹی) گوجرانوالہ کے زیر انتظام رہی ہے۔

(ب) جب سے پیپلز کالونی کی سکیم ڈویلپ ہوئی ہے اس وقت سے ہی سڑکات اور گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ بلکہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (سٹی) گوجرانوالہ کو ٹوٹی پھوٹی سڑکات / گلیاں ورثہ میں ملی ہیں۔

یہ درست نہ ہے کہ سیوریج اور واٹر سپلائی آپس میں مکس ہو گئے ہیں۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ بعض صارفین کو ان کی واٹر سپلائی لائن کی خرابی کی وجہ سے یہ مسئلہ درپیش ہے۔

(ج) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (سٹی) گوجرانوالہ پیپلز کالونی میں اپنے محدود وسائل کے پیش نظر ریکارڈ ترقیاتی کام کروا رہی ہے۔ جس میں سڑکات بھی شامل ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	سال 2001-02 تک کروائے گئے کام مبلغ	-/76,50,000 روپے
2	سال 2003-04 منظور شدہ منصوبہ جات مبلغ	-/20,00,000 روپے
3۔	سال 2003-04 زیر غور منصوبہ جات مبلغ	-/20,00,000 روپے

حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ میں سیوریج کے لئے 250 ملین روپے کا اعلان کیا ہے، جس میں سے 37 ملین روپے پیپلز کالونی کے سیوریج اور پانی کی درستی کے لئے مختص کئے ہیں۔ سکیم کی منظوری کے بعد اور فنڈز جاری ہونے کے بعد پیپلز کالونی میں کام کا آغاز ہو جائے گا۔

کچی پمپ والی آبادی گوجرانوالہ کے مسائل

*2700-A: چودھری محمد اشرف کمبوہ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کچی پمپ والی آبادی کے نزدیک واقع تالاب کے لئے انڈر پاس تعمیر ہونا تھا۔ اس تالاب کو ختم کرنے کے لئے کروڑوں روپے کی مٹی ڈال دی گئی

ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب گوجرانوالہ شہر کا سارا کوڑا کرکٹ اس تالاب میں پھینکنے کی وجہ سے سخت بدبو اور تعفن پھیلا ہوا ہے۔ ارد گرد کی آبادیوں کے لوگ سخت پریشان ہیں اور موذی بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادیوں کے مکینوں کی مشکلات کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) گوجرانوالہ کچی پمپ والی آبادی کے نزدیک واقع تالاب کو ختم کرنے کے لئے ورلڈ بنک امدادی پراجیکٹ کے تحت مٹی ڈال دی گئی تھی۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ معرض وجود میں آنے سے پہلے Solid Waste Management تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (سٹی) گوجرانوالہ کا فنکشن رہا ہے جب کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اگست 2006 میں Takeover کیا۔ یہ درست ہے کہ وہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا رہا ہے لیکن اب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے وہاں کوڑا کرکٹ پھینکنے سے سختی سے منع کر دیا ہے اور وہاں پہلے سے موجود کوڑے کو Dump کرنے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے جس پر جلد ہی عملدرآمد ہو جائے گا۔

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

ضلع خوشاب / سال 01-2000 تا 03-2002 رسائی آب کی سکیمیں، مختص فنڈز اور موجودہ صورتحال کی تفصیل

*2719: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں مالی سال 01-2000 تا 03-2002 واٹر سپلائی کی مد میں کس کس سکیم کے لئے کتنی کتنی رقم مخصوص کی گئی، ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو گئیں اور کتنی سکیمیں ابھی تک نامکمل پڑی ہیں؟

(ب) جز(الف) میں مذکور نامکمل واٹر سپلائی سکیمیں کس وجہ سے ابھی تک نامکمل پڑی ہیں کس کس ٹھیکیدار کو ان کا ٹھیکہ دیا گیا نیز کیا نامکمل چھوڑی جانے والی سکیموں کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے یا نہیں، تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

I- ضلع خوشاب میں مالی سال 01-2000 و 02-2001 میں واٹر سپلائی کی مد میں کوئی سکیم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن خوشاب میں مخصوص نہ کی گئی ہے۔

II- ضلع خوشاب میں مالی سال 03-2002 میں واٹر سپلائی کی مد میں مکمل ہونے والی سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 03-2002 میں نامکمل سکیموں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب، سال 02-2001 تا 03-2002 میں ترقیاتی فنڈز اور سکیموں کی تفصیلات

***2720: ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب کے لئے مالی سال 02-2001 اور 03-2002 میں کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ ترقیاتی بجٹ میں سے ضلع خوشاب کے چاروں صوبائی حلقہ جات پی پی-39 تا 42 کے کس کس گاؤں میں کتنی کتنی مالیت کے کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کروائے گئے۔ صوبائی حلقہ وار تفصیلات سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) ضلع خوشاب کے لئے مالی 02-2001 اور 03-2002 ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کی گئی رقوم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ترقیاتی بجٹ میں ضلع خوشاب کے چاروں صوبائی حلقہ جات پی پی-39، 40، 41، 42 کے جن دیہات میں ترقیاتی کام کروائے گئے ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت اداروں کا قیام اور پی پی۔1 کے ترقیاتی کاموں اور فنڈز کی تفصیل

*2734: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی دفعہ 93 کے تحت ضلع راولپنڈی میں دیہی اور محلہ کونسلوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، جو ناظمین یونین کونسلز کے الیکشن کے 90 روز کے اندر قائم کرنی تھیں اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ نیز یہ کب تک قائم کر دی جائیں گی؟

(ب) اسی طرح مذکورہ بالا قانون کی دفعہ 98 کے تحت مجلس شہریاں و دفعہ 134 کے تحت ضلعی محتسب کا انتخاب/تقرری عمل میں لائی گئی ہے اگر جواب نفی ہو تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں اس جانب حکومت پنجاب و ضلع راولپنڈی نے کیا اقدام کئے ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی پی پی۔1 (تحصیل مری، تحصیل کوٹلی ستیاں) میں 1999 تا 2004 سال وار ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل اور کتنے ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے تکمیل کے مرحلہ میں ہیں، سکیم وار تفصیل، تاریخ، نام ٹھیکیدار مع الگ الگ تخمینہ بتایا جائے۔

(د) نیز حلقہ پی پی۔1 میں جن علاقوں/یونین کونسلز میں بجلی کی سہولت نہ ہے، وہاں (ضلعی و پنجاب) حکومت خصوصی پروگرام کا ارادہ رکھتی ہے، تاکہ آئندہ سالوں میں کوئی علاقہ بجلی کے بغیر نہ رہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) دیہی اور محلہ کونسلوں کا قیام عمل میں نہیں آسکا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ناظمین لوکل گورنمنٹ سسٹم سے پوری طرح آشنا نہ تھے البتہ تمام تحصیل میونسپل آفیسرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ فوری طور پر دیہی اور محلہ کونسلوں کا قیام عمل میں لائیں۔

(ب) مجلس شہریاں کا قیام عمل میں نہیں ہو سکا نہ ضلعی محتسب کی تقرری ہو سکی ہے۔ اس ضمن میں مزید وضاحت یہ کی جاتی ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے مکمل نفاذ کے لئے صوبائی اور مرکزی حکومت کی سطح پر Devolution Support

Programme بنائے گئے ہیں جو کہ مندرجہ بالا قانون کے نفاذ کے لئے کوشاں ہیں۔

(ج) صوبائی حلقہ وار فنڈز کی فراہمی کا سلسلہ تعمیر پنجاب پروگرام کے تحت مالی سال 2002 سے شروع ہوا۔ سال وار ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص فنڈز کی تفصیل اور سکیموں اور ٹھیکیداروں کے نام کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے تحصیل مری کی ترقی کے لئے 200 ملین مخصوص کئے ہیں جس میں کثیر رقم بجلی کی فراہمی کے لئے استعمال کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں جامع پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔

ملتان، اندرون شہر Slow Traffic کے متبادل انتظامات

*2737: ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر ملتان کے قدیمی گیٹ، پاک گیٹ، حرم گیٹ، بوہڑ گیٹ، خونی برج اور دہلی گیٹ کے چوکوں میں گھوڑا ٹانگہ، بیل گاڑی اور ہاتھ گاڑی وغیرہ جو کہ Slow Traffic ہیں، کی وجہ سے تمام دن رش رہتا ہے اور وہاں سے گزرنے والوں کو بہت پریشانی کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس Slow Traffic کی جگہ اندرون شہر ملتان میں کوئی دوسرا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) دن کے چند مخصوص اوقات میں متذکرہ جگہوں پر رش کا لوگوں کے لئے باعث پریشانی ہونا درست ہے۔

سست رفتار ٹریفک کے علاوہ شہر کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور گاڑیوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ اور آس پاس اہم کاروباری مراکز کی موجودگی بھی رش اور لوگوں کی پریشانی کی وجہ ہیں۔ سست رفتار گاڑیاں ابھی تک نہ صرف سواری اور بار برداری کا کام کرتی ہیں بلکہ اندرون شہر کی تنگ گلیوں سے کوڑا کرکٹ اٹھانے کے کام بھی آتی ہیں۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن، ملتان سٹی، کوڑا کرکٹ اٹھانے کی بہت سی مشینری خریدنے کے ایک منصوبے کی منظوری حاصل کر چکی ہے اور ان جگہوں پر ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ٹریفک انجینئرنگ کی بہتر منصوبہ بندی، تجاوزات کے خلاف مسلسل کارروائی اور سڑکوں کی مناسب دیکھ بھال بھی اہمیت رکھتی ہے اور اس حوالے سے کام جاری ہے۔ تاہم سست رفتار گاڑیوں کو ختم کرنے اور ان کی جگہ مناسب موٹر وہیکل فراہم کرنے پر بھی غور و خوض جاری ہے اور آئندہ مالی سال میں وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت کارروائی کا منصوبہ بنایا جائے گا۔

(ب) جز(الف) کا جواب کافی ہے۔

پسرور روڈ گوجرانوالہ۔ شیرانوالا پھاٹک تا پل نہر اپر چناب سڑک کی تعمیر و مرمت

*2774: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پسرور روڈ گوجرانوالہ از شیرانوالا پھاٹک تا پل نہر اپر چناب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت یا دوبارہ تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلعی حکومت گوجرانوالہ نے سڑک ہذا از چوک ریس کورس روڈ تا پل نہر اپر چناب برائے مرمت منظور کی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

مزید فنڈز دستیاب ہونے پر سڑک ہذا کا حصہ از شیرانوالہ پھاٹک تا پونڈا والہ چوک مرمت کیا جائے گا۔

ملتان روڈ لاہور کی سمن آباد تا چوک یتیم خانہ تک کشادگی کا مسئلہ

*2779: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور کی مصروف ترین سڑک ہے لیکن سمن آباد تا چوک یتیم خانہ سڑک انتہائی تنگ ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک اکثر بلاک رہتی ہے اور عوام کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) ملتان روڈ لاہور کی انتہائی مصروف شاہراہ ہے۔ سمن آباد موڑ چوک یتیم خانہ بلڈنگ لائن سے بلڈنگ لائن تک سڑک کی چوڑائی 92تا95 فٹ ہے۔ البتہ ٹریفک بلاک ہونے کی زیادہ تر وجہ بے ترتیب اور بے ہنگم ٹریفک ہے جس میں ویگنیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(ب) موجودہ حالات میں سڑک کو کشادہ کرنا ممکن نہ ہے۔ چونکہ سڑک کے دونوں اطراف شہریوں کی ملکیتی پکی عمارات تعمیر ہیں۔

ملتان روڈ لاہور (چوبرجی تا یتیم خانہ) روڈ لائٹس کی تنصیب

*2781: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور (چوبرجی تا یتیم خانہ) پر سٹریٹ لائیٹ نہ ہونے کی وجہ سے اندھیرا رہتا ہے، جس سے عوام کو کافی پریشانی رہتی ہے اور اس وجہ سے کئی حادثات بھی ہوئے ہیں؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان روڈ پر لائیٹ لگانے اور ان کو روشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف،ب) ملتان روڈ بشمول سٹریٹ لائیٹ کی تنصیبات محکمہ ہائی وے پنجاب کے ذمہ تھی لیکن کافی عرصہ سے اس روڈ کی سٹریٹ لائٹ روشن نہ تھی۔ اب یہ سڑک سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں ہے اور اس سڑک (چوبرجی تا یتیم خانہ) کی سٹریٹ لائٹ کی

بحالی کا کام الاٹ کیا جا چکا ہے اور اب تک تقریباً نصف کام جس میں مسنگ پول، تار اور لائٹ فٹنگ وغیرہ کی تنصیب شامل ہے، مکمل ہو چکا ہے اور امید ہے کہ بقایا کام ماہ ستمبر تا اکتوبر کے اوائل میں مکمل ہو جائے گا اور سٹریٹ لائٹ روشن کر دی جائے گی۔

شالامار باغ سے ملحقہ آبادیوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*2784: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ اور شالا مار باغ سے ملحقہ آبادیاں، القادر ہاؤسنگ سکیم، شالامار ہاؤسنگ سکیم، عمر پارک، عاطف پارک، ملتانی کالونی اور گل بہار کالونی میں بجلی اور پانی جزوی طور پر، جبکہ سوئی گیس کی سہولت مکمل طور پر نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آبادیوں میں سیوریج اور سڑکیں جزوی طور پر ہیں جو مکمل نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آبادیوں میں سولنگ اور پکی گلیوں کی سہولت بالکل نہ ہے؟

(د) اگر جز(الف)تا(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ آبادیوں میں زندگی کی بنیادی سہولیات کب تک مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) باغبانپورہ، شالامار باغ اور ملحقہ آبادیوں میں القادر ہاؤسنگ سکیم، شالامار ہاؤسنگ سکیم، عمر پارک، عاطف پارک، ملتانی کالونی اور گلبہار کالونی میں پانی کی سہولت پہنچا دی گئی ہے۔ ان میں صرف عاطف پارک، ملتانی کالونی اور گلبہار کالونی میں صرف چند گلیوں میں پانی کی لائنیں لگانا باقی ہیں کیونکہ یہ گلیاں ابھی تک مکمل آباد نہیں ہوئیں۔ جیسے ہی یہ گلیاں آباد ہوں گی ان میں بھی فنڈز کی دستیابی کے بعد پانی کی لائنیں لگا دی جائیں گی۔ ملتانی کالونی اور گل بہار کالونی کے کچھ علاقوں میں بجلی کی سہولت موجود نہ ہے جبکہ سوئی گیس مکمل طور پر نہ ہے۔ بجلی محکمہ واپڈا نے سپلائی کرنی ہے جبکہ سوئی گیس محکمہ سوئی گیس والوں کے ذمہ ہے۔

(ب) مذکورہ آبادیوں میں سیوریج اور سڑکیں کئی جگہوں پر موجود ہیں اور کچھ آبادیوں میں سیوریج اور سڑکیں بنانا درکار ہیں۔

(ج) ایسا نہیں ہے بلکہ ان آبادیوں میں اکثر جگہوں پر سولنگ اور پکی گلیاں ہیں اور کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں پر پکی گلیاں بنانا باقی ہیں۔

(د) جہاں تک سولنگ، سڑکات اور پکی گلیاں بننے کا تعلق ہے تو مذکورہ آبادیوں میں سے جو آبادیاں شالامار ٹاؤن کی تحویل میں آتی ہیں، ٹاؤن انتظامیہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق گاہے بگاہے ان آبادیوں میں ترقیاتی کام کرواتی رہتی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز دستیاب ہوں گے۔ ان آبادیوں میں ترقیاتی کام کروا دیئے جائیں گے۔

گلی نمبر 25 وارث پورہ فتح گڑھ لاہور میں سیوریج کا مسئلہ

*2818: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلی نمبر 25 وارث پورہ نزد حمید پورہ فتح گڑھ لاہور کا سیوریج کافی عرصہ قبل منظور ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وارث پورہ کے اکثر علاقے میں سیوریج ڈال دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز (الف، ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک گلی نمبر 25 وارث پورہ میں سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) درست نہیں ہے۔ گلی نمبر 25، وارث پورہ نزد حمید پورہ فتح گڑھ لاہور کا سیوریج ابھی منظور نہیں ہوا کیونکہ یہاں پر سطح ڈرین کے ذریعے نکاسی آب ہو رہی ہے۔

(ب) درست ہے۔ وارث پورہ کے اکثر علاقے میں سیوریج ڈال دیا گیا ہے۔ جن میں فتح گڑھ، رشید پورہ، حمید پورہ کی دیگر گلیاں جو کوٹلی پیر عبدالرحمن میں ہیں، فنڈز کی دستیابی پر سیوریج ڈال دیا گیا ہے۔

(ج) جہاں تک وارث پورہ گلی نمبر 25 اور حمید پورہ، فتح گڑھ کے بقیہ علاقوں میں سیوریج ڈالنے کا تعلق ہے واسا اس کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

ملتان شہر میں واقع پارکس، متعین عملہ اور رقبہ کی تفصیلات

*2837: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر ملتان میں اس وقت عوام کی تفریح کے لئے کتنے پارک ہیں۔ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنا عملہ کام کر رہا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا ان پارکوں میں داخلہ کے لئے کوئی ٹکٹ بھی ہے اگر ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا ملتان میں کوئی پارک صرف خواتین کے لئے بھی مخصوص ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا ان پارکوں میں کیفے ٹیریا/کنٹین بھی ہیں تو ان کے ٹھیکے کب دیئے گئے اور گزشتہ تین سالوں میں ہونے والی آمدنی اور اخراجات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کا ملتان کے شہریوں کے لئے مزید پارک تعمیر کرنے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) ملتان میں عوام کی تفریح کے لئے ٹی ایم اے کے کنٹرول میں کل 36 پارکس ہیں اور یہ تمام پارکس 1439 (کنال) رقبہ پر مشتمل ہیں جب کہ گرین بیلٹس / روڈ 50 کلومیٹر رقبہ پر مشتمل ہیں اور دیکھ بھال پر 175 بیلداران اور دیگر عملہ 30 ٹیکنیکل / سکیورٹی گارڈ ہے۔

(ب) ٹی ایم اے کے زیر کنٹرول قاسم پارک پر ٹکٹ بڑوں کے لئے 2 روپے، 3 سال سے کم عمر کے بچوں اور صبح کی سیر کے لئے فری ہے۔

(ج) لیڈیز کے لئے ملتان میں 2 پارکس مختص ہیں، 1۔ فاطمہ جناح گلگشت کالونی، 2۔ لیڈیز پارک شمس آباد

(د) تفصیل آمدنی کیفے ٹیریا / کینٹین / سٹال شعبہ باغیات ٹی ایم اے ملتان سٹی۔

سال

نمبر شمار			2000-01	2001-02	2002-03
1۔	کینٹین ابن قاسم پارک	اگست 2002	49,500	107553	21,6000

2-	کیفے عرفات، قاسم باغ	اپریل 2001		48,000	19,6000
3-	سٹال زکریا پارک چوک چونگی نمبر 9	مئی 1996	8796	9720	10,692
4-	سٹال زکریا پارک چوک		15972	17,580	19344
5-	سٹال گول باغ گلگشت	01-01-1999	23760	26,136	28755
6-	ٹوٹل		98028	2,08989	4,70788
	کل سالانہ آمدن تین سال	7,77,805			

تفصیل اخراجات ٹی ایم اے پارکس

	2000-01	2001-02	2002-03
تنخواہیں	1,17,00,000	1,22,00,000	1,42,00,000
مصارف	6,53,000	1,16,581	26,13,000
تعمیرات	9,75,000	10,18,000	15,00,000
ٹوٹل	1,33,28,000	1,33,34,581	1,83,13,000

(کل اخراجات) تین سال 4,49,75,581

(ہ) حکومت ملتان شہریوں کے لئے درج ذیل پارک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے:۔

نمبر شمار پارک کا نام

1- فیصل مختیار پارک ممتاز آباد وہاڑی روڈ (پارٹ فسٹ برائے خواتین پارٹ ٹو برائے مرد حضرات)
2- زکریا پارک خانیوال روڈ (پارٹ فسٹ برائے خواتین پارٹ ٹو برائے مرد حضرات)
3- شمس آباد پارک نزد پٹرول پمپ خانیوال روڈ (پارٹ فسٹ برائے خواتین پارٹ ٹو برائے مرد حضرات)
4- علامہ اقبال پارک نواں شہر
5- گول باغ گلگشت
6- مدنی پارک
7- فاطمہ جناح نرسری / پارک
8- عام خاص باغ

9- حسن پروانہ پارک
10- ویلفیئر پارک نیو ملتان
11- حسن پروانی تکونی پارک
12- فرید آباد پارک
13- ولایت آباد پارک نمبر 1 ولایت آباد پارک نمبر 2
14- بودلہ ٹاؤن پارک

ضلعی حکومت وہاڑی کے بے جا ٹیکس وصولی کے نوٹیفکیشن کی منسوخی اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

*2847: ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت وہاڑی نوٹیفکیشن نمبر 1691/L-1 مورخہ 02-05-01 کے تحت مختلف ٹیکس بشمول ٹال ٹیکس وصول کرتی رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس نوٹیفکیشن کے تحت کس کس سڑک اور جگہ پر کون کون سا ٹیکس ضلعی حکومت وصول کرتی رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیکس کے خلاف اس ضلع کی عوام اور ٹرانسپورٹر حضرات کے احتجاج پر یہ ٹیکس جو کہ ضلعی حکومت ناجائز طور پر وصول کر رہی تھی اس کی وصولی ختم کر دی گئی ہے؟

(ج) آج تک اس ضلع میں اس نوٹیفکیشن کے تحت جو ٹیکس وصول کیا گیا ہے، اس کی مالیت کتنی ہے اور یہ رقم کس کے اکاؤنٹ میں کس بنک میں پڑی ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کی غریب عوام سے یہ ناجائز ٹیکس وصول کرنے کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت وہاڑی بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 2451/L مورخہ

2002-06-29 درج ذیل سڑکات پر ٹال ٹیکس وصول کرتی رہی ہے۔

1۔ ٹال ٹیکس بوریوالہ ساہوکا روڈ

2۔ ککو شیخ فاضل روڈ

3۔ اربن ایریا بورے والہ

(i) لاہور روڈ

(ii) وہاڑی روڈ

(iii) چیچہ وطنی روڈ بورے والہ

(iv) معصوم شاہ روڈ

(v) 505/EB

(vi) کڈن روڈ

4۔ اربن ایریا وہاڑی

(i) ملتان روڈ

(ii) بورے والہ روڈ

(iii) لڈن روڈ

(iv) خانیوال روڈ

(v) 537/EB روڈ

(vi) پکھی موڑ میاں پکھی روڈ

(vii) پکھی موڑ، رتہ ٹبہ روڈ (تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

(ب) ٹال ٹیکس پر محکمہ شاہرات نے اعتراض کیا تھا کہ بعض سڑکات ضلعی حکومت کی ملکیت نہ ہیں۔ لہذا اس ٹیکس کو بذریعہ قرارداد نمبری 5 مورخہ 28.4.2003 واپس لے لیا گیا۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) اس نوٹیفکیشن کے تحت 88,63,365 روپے وصول ہوئے تھے اور یہ رقم اکاؤنٹ نمبر iv ضلعی حکومت سرکاری خزانے میں ہے۔

(د) چونکہ یہ ٹیکس باقاعدہ نوٹیفکیشن کے بعد وصول کیا جاتا رہا ہے۔ لہذا کسی ذمہ دار کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی۔

بہاولنگر کے ستلج پارک میں تفریحی سہولیات کی فراہمی اور خواتین کے لئے علیحدہ پارک کا قیام

*2870: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر میں بہت پرانا صرف ایک ہی پارک ہے جو کہ ستلج پارک کے نام سے موسوم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہاولنگر شہر میں خواتین کے لئے علیحدہ کوئی پارک نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ پارک میں سیر و تفریح کے لئے کوئی سہولت موجود نہ ہے؟

(د) اگر جز (الف تاج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بہاولنگر شہر میں خواتین کے لئے علیحدہ پارک بنانے اور موجودہ پارک میں سیر و تفریح کی سہولتیں فراہم کرنے کو تیار ہے، ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) بہاولنگر شہر میں دو تفریحی پارک ہیں۔ایک شہر کے مشرق کی جانب وائلڈ لائف پارک ہے دوسرا شہر کے وسط میں ہے۔ جس کا نام ستلج پارک ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر میں خواتین کے لئے علیحدہ کوئی پارک نہ ہے۔

(ج) موجودہ پارک میں جوگنگ ٹریک، بچوں کے لئے جھولے اور فوارے نصب ہیں۔

(د) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولنگر ضلعی حکومت کے تعاون سے موجودہ ستلج پارک میں جدید ترین سہولیات کی فراہمی اور پارک کو جدید تقاضوں کے مطابق بہتر بنانے کے لئے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت تقریباً تیس لاکھ روپے ہے جو کہ منظوری کے مرحلہ میں ہے۔ منظوری کے بعد اس منصوبہ پر جلد کام شروع ہو جائیگا۔
خواتین کے لئے علیحدہ پارک کی فی الحال کوئی تجویز نہ ہے۔
جونہی مطلوبہ فنڈز میسر ہوئے تو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بہاولنگر خواتین کے لئے علیحدہ پارک تعمیر کرے گی۔

بہاولپور۔ کمرشل ایریا سیٹلائیٹ ٹاؤن کی گراونڈ کے ترقیاتی کاموں اور فنڈز کی تفصیلات

*2875: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کمرشل ایریا سیٹلائیٹ ٹاؤن بہاولپور میں واقع گراونڈ پر ترقیاتی کام کی منظوری کب، کتنی لاگت میں ہوئی ہے اور یہ کام کب تک مکمل ہونے کا اندازہ ہے؟

(ب) کیا اس گراونڈ میں ترقیاتی کام مکمل کروانے کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو اخبارات کے نام اور ان کی نقل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کام کے لئے کون کون سی پارٹی نے ٹینڈر جمع کروائے۔ ہر پارٹی کا نام، ٹینڈر کی مالیت اور ہر پارٹی نے کتنے عرصہ میں کام مکمل کرنے کی offer کی؟

(د) یہ کام کس پارٹی کو الاٹ کیا گیا ہے۔ اس پارٹی کا نام اور ٹینڈر کی رقم کی تفصیل نیز اس نے کام کتنے عرصہ میں مکمل کرنے کی offer دی ہے؟

(ہ) آج تک اس گراونڈ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ موقع پر کتنا اور کون کون سا کام مکمل ہوا ہے۔ یہ کام محکمہ کے کن کن اہلکاران / افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

(و) اس گراونڈ میں کون کون سے ترقیاتی کام کروانے کا منصوبہ ہے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ کیا اس گراونڈ میں گھاس، پھول اور جاگنگ ٹریک وغیرہ کا منصوبہ بھی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) مذکورہ کام کی منظوری ضلعی ترقیاتی کمیٹی نے مورخہ 05-10-2002 کو مبلغ 3.907 ملین روپے میں دی۔ اس کے بعد دوبارہ منظوری مورخہ 02-08-03 کو 5.175 ملین روپے میں ہوئی اور اس کے بعد پھر مورخہ 08-12-03 کو مبلغ 5.447 ملین روپے میں منظوری ہوئی۔ یہ کام تین فرموں کو الاٹ کیا گیا اور اس کی تکمیل میعاد بالترتیب 6 ماہ، 6 ماہ اور ½1 سال رکھی گئی ہے۔

(ب) اس گراؤنڈ میں ترقیاتی کام کروانے کے لئے اشتہار روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ 2۔نومبر 2002 کو دیا گیا تھا۔

(ج) اس کام کے ٹینڈروں میں حصہ لینے والے ٹھیکیداران کے نام درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	پارٹی کا نام
1۔	مسٹر نذیر احمد
2۔	میسرز حسنین اینڈ کمپنی
3۔	میسرز محمد رفیق بھٹی
4۔	میسرز کامران شبیر اینڈ کو
5۔	حاجی منیر احمد
6۔	چودھری عبید اللہ
7۔	چودھری محمد اسلم
8۔	مسٹر محمد صابر
9۔	مسٹر محمد محمود عبداللہ
10۔	مسٹر اللہ وسایا
11۔	مسٹر محمد عتیق الرحمن
12۔	میسرز امانت علی اینڈ کو
13۔	میسرز الائیڈ انٹر پرائزرز
14۔	حاجی محمد اسلم
15۔	مسٹر محمد خالد
16۔	میسرز بھٹی ٹریڈرز
17۔	میسرز کامران شبیر اینڈ کو
18۔	مسٹر عبد الطیف
19۔	مسٹر محمد غوث
20۔	مسٹر غلام نبی
21۔	احمد الیکٹرک ورکس
22۔	مسٹر محمد محمود عبداللہ

(د) یہ کام درج ذیل فرموں کو الاٹ کیا گیا۔

نمبر شمار	ٹھیکیدار کا نام	ٹینڈر کی مالیت	تاریخ	میعاد تکمیل
1۔	میسرز الائیڈ انٹر پرائزرز	26,97,647	11-02-03	6ماہ

2۔	میسرز کامران شبیر اینڈ کو	18,19,748	22-09-03	1½ ماہ
3۔	مسٹر محمد محمود عبداللہ	6,86,183	12-12-02	6 ماہ

(ہ) اس گراونڈ پر اب تک مبلغ 4.382 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں، کام کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	باونڈری مع آہنی گرل	100 فیصد
2۔	آہنی گیٹ مع آہنی پلر	100 فیصد
3۔	تعمیر واک وے	80 فیصد
4۔	تعمیر جاگنگ ٹریک	100 فیصد
5۔	واٹر سپلائی پائپ لائن	100 فیصد
6۔	سٹریٹ لائٹس (الیکٹرک ورک)	100 فیصد

یہ کام درج ذیل افسران / اہلکاران کی زیر نگرانی ہو رہا ہے:۔

1۔ جناب انور علی ملک، ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگز

2۔ جناب بابر یاسین خان، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگز

3۔ سید محمد اسلم شاہ، سب انجینئر بلڈنگز

(و) اس سکیم میں مندرجہ بالا آئٹمز کے علاوہ درج ذیل کام کروانے شامل ہیں:۔

1۔	تعمیر کمرہ برائے چوکیدار	1 عدد
2۔	مہیا کرنا سٹیل پرگولہ (چھتری)	2 عدد
3۔	تعمیر فوارہ	1 عدد
4۔	پودہ جات	
5۔	واٹر سپلائی پمپ مع بورنگ	2 عدد
6۔	Sprinklers for irrigation of plants	

ڈھولن وال ملتان روڈ لاہور۔ سیوریج کا مسئلہ

*2878: محترمہ مصباح کوکب: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈھولن وال، ملتان روڈ لاہور کے رہائشی گزشتہ دس سال سے سیوریج سسٹم کے درست نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح پریشان ہیں، کیونکہ مین سیوریج سے چھوٹی لائنوں / پائپوں کے ذریعے گندا پانی علاقہ کی گلیوں اور رہائش گاہوں میں داخل

ہو جاتا ہے / کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے رہائشی متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے مذکورہ مین سیوریج پائپ لائن کو درست کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) ڈھولن وال ملتان روڈ کے بعض علاقوں میں جہاں پرائیویٹ سیور لائن ڈالا گیا ہے۔ وہاں سیور کی بلاکیج کی کمپلینٹ واسا کو موصول ہوتی ہے، واسا فوراً ہنگامی بنیادوں پر ان کی صفائی کرتا ہے اور سیور کو چالو حالت میں رکھتا ہے۔

(ب) واسا نے ان علاقوں میں سیور درست کرنے کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت دس لاکھ کے قریب ہے، جو کہ سٹی ڈویلپمنٹ پیکیج میں شامل کیا جا رہا ہے اور فنڈز کی دستیابی پر اس کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

موضع کلسوں اور چک نمبر 5/61 تحصیل ننکانہ نالیوں اور سولنگ کی تعمیر و مرمت

*2911: محترمہ نجمی سلیم: کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کلسوں اور چک نمبر 5/61 تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں نالیاں / سولنگ کافی عرصہ پہلے بنائی گئی تھیں جو ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوٹی نالیوں اور سولنگ کی وجہ سے گھروں کے سامنے کئی کئی دن پانی کھڑا رہتا ہے جس سے کئی متعدی بیماریاں پھیل چکی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نالیاں اور سولنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ جگہوں پر نالیوں اور سولنگ کی تعمیر کا کام کافی عرصہ پہلے مکمل کیا گیا تھا جن میں سے کچھ نالیاں صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ چکی ہیں اور بازار میں سولنگ بھی خراب ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹوٹی ہوئی نالیوں کی وجہ سے گھروں کے سامنے پانی کھڑا رہتا ہے۔
(ج) حکومت نالیاں اور سولنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔TMA ننکانہ صاحب کے پاس فنڈز نہ ہیں، جونہی اضافی فنڈز میسر ہوئے تو نالیاں اور سولنگ تعمیر ہو جائیں گے۔

پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں واقع پارکوں اور عملہ صفائی کی تفصیلات

*2919: لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں کتنے پارک ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں پارکوں کی دیکھ بھال کس محکمہ کے پاس ہے۔ جو مالی ان کی دیکھ بھال کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں ان کی تعداد، نام مع پتا جات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے تمام پارک دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب تباہ ہو چکے ہیں اور گندگی کے ڈھیر بن چکے ہیں؟
(د) کیا حکومت ان پارکوں کی مناسب دیکھ بھال کرنے اور انہیں مثالی پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں چھوٹے بڑے 13 عدد پارک ہیں۔
(ب) اس وقت پیپلز کالونی کے پارکوں کی دیکھ بھال تحصیل کونسل سٹی گوجرانوالہ کے پاس ہے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کوئی عملہ بطور خاص بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔ مذکورہ پارک انتظامی حکم کے تحت بغیر عملہ تحصیل کونسل سٹی کے زیر انتظام دیئے گئے تھے۔
(ج) تحصیل کونسل سٹی اپنے دیگر پارکوں کے لئے بھرتی کئے گئے عملہ ہی سے ان پارکوں کی جزوقتی دیکھ بھال کر رہی ہے۔
(د) تحصیل کونسل اپنے ذرائع سے پارکوں کی دیکھ بھال کا انتظام کر رہی ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں پارکس کے لئے مختص جگہوں کی ڈویلپمنٹ اور دیکھ بھال کا مسئلہ

*2921: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مبارک شاہ روڈ گوجرانوالہ گلستان کالونی کے سامنے اور محلہ محمد نگر اور چاہ حاجی امان اللہ کے درمیان حکومت نے پارکوں کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پارکوں میں جابجا گندگی کے ڈھیر اور گندا پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے یہ پارک جوہڑ کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور یہ گندا پانی علاقہ میں موذی امراض پھیلا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان پارکوں کی دیکھ بھال کروانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کیونکہ پارک کے لئے چھوڑی گئی زمین پر مٹی ڈلوا کر پارک کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور کسی جگہ پر گندگی نہ ہے پارک میں مٹی ڈالنے کی وجہ سے جوہڑ ختم ہو چکا ہے اور پارک کی تعمیر کا کام تیزی کے ساتھ جاری ہے۔

(ج) زیر تعمیر پارک کے کام کی باقاعدگی نگرانی کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ: جناب چیئرمین! ابھی وزیر قانون صاحب لوکل گورنمنٹ کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔ میں لاہور کے حوالے سے بات کرتے ہوئے وزیر قانون صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ لاہور کے شہریوں کو ہر روز ان مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ روزانہ کا معمول بن چکا ہے کہ لاہور کے کچھ علاقوں میں کئی کئی گھنٹے ٹریفک جام رہتی ہے۔ خاص طور پر گلبرگ کے علاقے میں جہاں پر واسا کے پائپ بچھائے جا رہے ہیں۔ پائپ ویسے ہی سڑکوں پر رکھ دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ تر سڑکیں بلاک ہو چکی ہیں۔ Specially during the rush hours وہاں پر اتنی زیادہ ٹریفک جام ہوتی ہے کہ شہری کئی کئی گھنٹے کھڑے رہتے ہیں اور انھیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ اس سلسلے میں ہدایات جاری کریں۔ متعلقہ محکمہ جات کو یہ کہیں کہ گلبرک

اور باقی لاہور کی سڑکیں جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں انھیں جلد از جلد repair کروایا جائے اور واسا کو ہدایات دیں کہ وہ اپنا کام جلد از جلد مکمل کریں۔ کئی مہینوں سے یہی صورتحال ہے، اس میں کوئی تبدیلی یا بہتری دکھائی نہیں دے رہی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے جو point اٹھایا ہے اس کا جواب کس وزیر صاحب نے دینا ہے؟ کیا راجہ بشارت صاحب نے اس کا جواب دینا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ: جی ہاں! راجہ بشارت صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! واسا میرے متعلقہ نہیں ہے۔ واسا والوں نے سڑکیں اکھیڑی ہوئی ہیں اور پائپ پڑے ہوئے ہیں ان کو کہنا ہے کہ کام جلد مکمل کروائیں۔ یہ میرے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! متعلقہ وزیر صاحب تو آج نہیں ہیں تو کیا اس کا جواب کیانی صاحب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ متعلقہ سیکرٹری کو مشتاق کیانی صاحب حکم دے دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پلیز! تشریف رکھیں۔ ایک بات مکمل ہونے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ: جناب چیئرمین! میں کہنا چاہ رہی ہوں کہ لاہور میں جو دھڑا دھڑ بلڈنگز بنتی جا رہی ہیں ان سے پارکنگ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وہ معاملہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن محترمہ نے جو سڑکوں کا معاملہ take up کیا ہے وہ راجہ بشارت صاحب کے under ہے۔ اگر کہیں سیوریج نہیں ہے تو پھر واسا سے متعلقہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: محترمہ خود واسا کا فرما رہی ہیں۔ اگر آپ غور فرمائیں تو وہ فرما رہی ہیں کہ واسا کے پائپ باہر پڑے ہوئے ہیں۔ آپ غور فرمائیں کہ انھوں نے واسا کا نام لے کر کہا ہے کہ واسا کے پائپ باہر پڑے ہوئے ہیں اور اس کام کو expedite کرایا جائے۔ چونکہ سیکرٹری ایک ہے

اور کیانی صاحب اس کو حکم دے دیں گے۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب چیئر مین!although میں واسا کا وزیر نہیں ہوں لیکن میں اپنے سیکرٹری کو آج ہی یہ ہدایت دوں گا کہ میری بہن نے جو چیزیں point out کی ہیں ان پر فوری عمل کیا جائے۔

جناب چیئر مین: شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے اس وقت ایک انتہائی اہم معاملہ ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ گزارش ہے کہ پنجاب میں بہت بڑے رقبے پر گنا کاشت ہوتا ہے اور جب گنا کاشت ہوتا ہے تو پھر گندم کی بوائی شروع ہوتی ہے۔ محکمہ زراعت کے statistics کے مطابق اگر 15۔نومبر تک گندم کاشت ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے لیکن ہر سال کی طرح اس بار بھی شوگر ملوں نے کرشنگ سیزن delay کیا ہوا ہے۔ انھوں نے پہلے یکم نومبر اور پھر 15۔نومبر کی بات کی لیکن اب وہ 25۔نومبر کی بات کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں غریب کاشتکار جو ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے بھی کم رقبے والا ہے سب سے زیادہ نقصان اس کو ہوتا ہے کیونکہ اب گنا کھیت میں کھڑا ہے جب کٹے گا اور وہاں پر جب گندم کاشت ہو گی تو اس کی پوری پیداوار نہیں ہو گی۔ جس سے ایک تو اس کو ذاتی طور پر نقصان ہو گا دوسرا پنجاب میں over all گندم کی پیداوار بھی کم ہو جائے گی۔۔۔

جناب چیئر مین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں اس سلسلے میں گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ یہ ایک انتہائی serious معاملہ ہے اور یہ پنجاب کا ایوان ہے جس میں اکثریت کا تعلق زراعت سے ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب! اس بارے میں ہماری PAC نے بھی پیشرفت کی تھی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں دوسری یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے بار بار کھاد کے بارے میں اعلان کیا ہے کہ یہ subsidize کر کے کسانوں کو دی جا رہی ہے لیکن ایسا نہیں

ہے۔پورے پنجاب میں کہیں بھیsubsidized rateپر کھاد کسانوں کو میسر نہیں ہے۔ابھی کل ہی وفاقی وزیر سکندر بوسن صاحب نے اس بات کوadmitکیا کہ کسانوں تک سبسڈی نہیں پہنچ رہی اور ہم اس بارے میں پریشان ہیں۔میں آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش کروں گا کہ کسانوں کے حوالے سے یہ دو انتہائی اہم معاملے ہیں لہذا ان کوaddressکیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔تشریف رکھئے۔رانا آفتاب خان! ہماری کمیٹی میں کین کمشنر صاحب آئے تھے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! وزیر خوراک کو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ڈاکٹر صاحب بات تو سنیں۔میں آپ سے ہی متعلقہ بات کر رہا ہوں کہ ہماریPACکی میٹنگ میں کین کمشنر صاحب آئے تھے اور انھوں نے کوئی یقین دہانی کرائی تھی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ بھی اس کمیٹی میں تشریف فرما تھے اس میں سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر بھی تشریف لائے تھے۔زمینداروں کا یہ مسئلہ تھا کہ جب شوگر کین جائے گا تب مزید فصل کاشت کی جا سکے گی۔انھوں نے ہمیں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ 15۔نومبر تک شوگر ملز چل جائیں گی۔مگر چونکہ شوگر مافیا کسی کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ابnext problemیہ ہو گا کہ آپ کیwheat sowing ٹارگٹmeetنہیں کر سکے گی۔اب آپChairپر تشریف فرما ہیں اس لئے کوئی ایسیdirectionدیں جس پرimplement ہو سکے۔اب یہ کہہ دیا جائے گا کہ انھوں نے وفاقی حکومت سے بات کرنی ہے۔چونکہ ابھی وزیر خوراک بھی بیٹھے ہیں اگر ان کی کوئی بات ہوئی ہے تو بتا دیں۔ہمارے لئے تو یہی فورم ہے جس پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔جی، چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ شوگر ملز مافیا ہے اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ایسی صورتحال نہیں ہے۔جب یہ مسئلہ ہمارے نوٹس میں آیا تھا تو میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر ایک میٹنگ بلائی تھی جس میں سارے DCOs کو بھی بلایا تھا۔

جس جس کی domain میں جو جو شوگر مل آتی ہے انھیں چلانے کے لئے کہہ دیا گیا ہے اور شیڈول کے مطابق ملیں process میں ہیں اور وہ چلا رہے ہیں لیکن اس area میں آکر تھوڑا سا difference ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ کماد پوری طرح سے mature نہیں ہے اور اس کے contents پورے نہیں ہیں اس لئے ہمیں اس میں نقصان ہوتا ہے۔ مگر ہم نے انھیں ہدایت کر دی ہے۔ ملیں on process ہیں، چل رہی ہیں اور چلنی شروع ہو جائیں گی۔ اب کاشتکاروں کو اس طرح کی شکایت نہیں ہے جس طرح سے پہلے ہو رہی تھی۔

جناب چیئرمین: آپ کوئی تاریخ دیں کہ کب تک یہ ملیں چلیں گی؟

وزیر خوراک: 15-نومبر کا بتایا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: 15-نومبر تو گزر گیا ہے۔

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! 15-نومبر سے ایک دو ملیں چلنا شروع ہو گئی ہیں اور باقی بھی چل رہی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو۔۔۔

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! اس process میں لیبر بھی آنی ہوتی ہے اور ملوں کا باقی سارا process بھی جاری کرنا ہوتا ہے اس لئے دو چار دن لگ جاتے ہیں۔ وہ سارے 15-نومبر سے on the job ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ ان کو direction دیں کہ 20-نومبر تک ملیں چلائیں۔

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! ہم 20-نومبر نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے 15-نومبر کی direction دی ہوئی ہے کہ وہ ملیں چلا دیں۔

جناب چیئرمین: لیکن آج تک تو ملیں نہیں چلیں۔

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! کچھ ملیں چل پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ 20-نومبر بروز سوموار ایوان میں رپورٹ کریں گے کہ کتنی ملیں چلی ہیں اور باقیوں کا کیا کیا process چل رہا ہے۔

وزیر خوراک: جی، میں ساری رپورٹ ایوان میں پیش کر دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: Well-done بہت شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمایئے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! آج صبح بھی وقفہ سوالات میں ڈینگی بخار کے معاملے میں بات ہو رہی تھی لیکن چونکہ وقفہ سوالات تھا اس لئے میں اس کے بارے میں تفصیل سے بات نہیں کر سکا۔۔۔

جناب چیئرمین: مخدوم اشفاق صاحب! پلیز باتیں مت کریں۔ اگر باتیں کرنی ہیں تو پھر لابی میں لے جائیں اور ہاؤس کو in order کریں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پورے پاکستان میں ڈینگی بخار کے ڈیڑھ ہزار مریض detect ہوئے ہیں کہ وہ اس میں involve ہیں۔ گورنمنٹ بڑے اچھے طریقے سے اسے patronize کر رہی ہے اور لوگوں میں awareness پیدا کر رہی ہے۔ وفاقی وزیر نے بھی یہ admit کیا تھا کہ اس بخار کو پھیلانے میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹی ایم اے کا حصہ ہے کیونکہ ان کی لاپروائی کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ میڈیکل سٹوروں پر لکھا ہوا ہے کہ ڈینگی بخار کی ویکسین موجود ہے جبکہ ابھی تک اس کی ویکسین بنی ہی نہیں ہے۔ اب awareness تو پیدا ہو چکی ہے لیکن اس وائرس کو ختم کرنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے یا جس طرح حفظان صحت کے اصولوں کو organize کرنے کی ضرورت ہے وہ ڈسٹرکٹ اور ٹی ایم اے کی سطح پر نہیں ہو رہا۔ وفاقی اور صوبائی حکومت اس پر بڑی تگ و دو کر رہی ہے۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ حکومت کو پابند کیا جائے کہ وہ اس مرض کو ختم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کرے تاکہ جو یہ لعنت بڑھ رہی ہے اسے ختم کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بگو صاحب! آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ حکومت اس میں پیشرفت کر رہی ہے۔ ہم سیکرٹری ہیلتھ کو direction دیتے ہیں کہ جن میڈیکل سٹوروں پر لکھا ہوا ہے کہ ویکسین موجود ہے ان کے خلاف کارروائی کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں نے بھی اسی سلسلے میں بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بات تو اب close ہو گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! relevant بات ہے ذرا سن تو لیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بگو صاحب نے ڈینگی بخار سے ہلاکتوں اور اس کے پھیلاؤ میں اضافے کے لئے بات کی ہے۔ میں بگو صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈینگی بخار صاف پانی سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا اس ڈینگی بخار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حکومت نے اپنی عوام کو پینے کے لئے صاف پانی فراہم کیا ہے۔ اب جس چیز میں ان کی کامیابی ظاہر ہوتی ہے اس وائرس کو کیسے ختم کیا جائے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس پر تو حکومت کو appreciate کیا جائے اور انھیں کہا جائے کہ ڈینگی وائرس میں مزید اضافہ کرے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔ محترمہ لیلیٰ مقدس کی تحریک پیش ہو چکی ہے اور آج کے لئے اس کا جواب pending تھا۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آج میں نے متعلقہ اہلکاروں کو بلایا ہوا ہے اور وہ میرے آفس میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: تو کیا اسے سوموار تک pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، جناب!

جناب چیئرمین: یہ تحریک سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! یہ سال مبارکبادوں کا سال ہے۔ میں نے کل بھی ایک مبارکباد دی تھی اور آج پھر آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ جمہوری حکومتیں یہ (ن) لیگ، یہ پیپلز پارٹی اور جتنی جماعتیں ہیں۔ ان کو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ کوئی ڈیم بنالیا جائے لیکن یہ خوشخبری میں آپ کو سناتا ہوں کہ آج جس کو یہ فوجی ڈکٹیٹر کہتے ہیں اس نے وہ کام کر دکھایا ہے جو جمہوری حکومتیں نہیں کر سکتیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس نے اعلان کیا ہے کہ 2016 تک تمام ڈیمز بنیں گے including کالا باغ ڈیم۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ پاکستان بننے سے آج تک جو کسی حکومت کو یہ خیال نہیں آیا اور میں نے اس ہاؤس میں سب کے سامنے کہا تھا کہ "بن کر رہے گا کالا باغ" میری دعا قبول ہو گئی اور اسی لئے میں اٹھا ہوں کہ آپ سب کو مبارکباد دے دوں کیونکہ یہ common مسئلہ غریب اور امیر کا ہے۔ اس سے سب کو فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین: دستی صاحب آپ صدر صاحب کو مبارکباد کے لئے قرارداد لائیں کیونکہ انہوں نے یہ ڈیم بنایا ہے اور اصل کام تو انہوں نے کیا ہے۔ جناب ابراہیم خان!

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: میں اب ابراہیم خان صاحب کو Floor دے چکا ہوں۔

تھانہ بستی ملوک کے اے ایس آئی کا معزز رکن اسمبلی سے ہتک آمیز رویہ

جناب محمد ابراہیم خان: جناب والا! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم واقعہ اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2006-11-09 کو میں نے تھانہ بستی ملوک کے اے ایس آئی حاجی محمد سے ایک عوامی مسئلہ کے سلسلہ کے بارے میں ٹیلیفون پر بات کی اور کہا کہ موضع سرور شاہ کوٹ میں دو پارٹیوں کی لڑائی میں جو نامزد ملزمان ہیں ان کے خلاف کارروائی کریں لیکن اس میں کسی بے گناہ کو شامل کریں اور نہ ہی تنگ کریں۔ اے ایس آئی مذکورہ نے مجھے کہا کہ مجھے اپنے ڈی ایس پی سرکل مخدوم رشید حبیب احمد کا حکم ہے۔ انہوں نے مجھے جن لوگوں کے نام بتائے ہیں میں ان کو بھی اس میں شامل کروں گا۔ چاہے ان کا نام ایف آئی آر میں ہے یا نہیں۔ میں تو اپنے صاحب کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے صاحب کے حکم کی تعمیل ضرور کریں

لیکن بے گناہ لوگوں پر ظلم نہ کریں۔اس پر اے ایس آئی مذکورہ غصے میں آگیااور کہاکہ آپ میرا زیادہ سے زیادہ تبادلہ کروا سکتے ہیں۔اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز دیکھے ہیں میں کسی اور تھانے میں چلا جاؤں گا لیکن میں وہ کام کروں گا جس میں میرے ڈی ایس پی صاحب کی مرضی ہو گی۔جس پر میں نے ڈی ایس پی مخدوم رشید سرکل حبیب احمد سے ٹیلی فون پر بات کی اور کہاکہ آپ کا اے ایس آئی بے گناہ لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا رہا ہے۔اسے سمجھائیں کہ بے گناہ لوگوں کو تنگ نہ کرے جس پر مذکورہ انتہائی غصے میں آگیا اور کہاکہ تم کون ہوتے ہو مجھے مشورہ دینے والے۔ہم وہی کریں گے جو ہمارا جی چاہے گا اور ساتھ ہی گالی گلوچ اور نازیبا الفاظ کا استعمال شروع کر دیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین میں شارٹ سٹیٹمنٹ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اور اس میں تھوڑی سی مزید وضاحت کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جب جواب آئے گا اس وقت کر لیں۔راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! معزز رکن سے میری کل ہی بات ہوئی تھی انہوں نے کل ہی یہ تحریک دی تھی تو میں نے اسی وقت اس کو جواب کے لئے بھیج دیا تھا اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اسے سوموار تک مؤخر کر دیں۔سوموار کو جواب بھی آجائے گا اس کے مطابق پھر کوئی فیصلہ بھی کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کو سوموار تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ابھی ارشاد فرمایا ہے کہ صدر پرویز مشرف صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے قرارداد لائی جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس فلور پر اگر آپ اجازت دے دیں تو جو میرانی ڈیم، پانی کا ایک بہت بڑا ڈیم جس کا افتتاح جنرل پرویز مشرف نے کیا ہے۔پانی کا استعمال اور پانی کا لوگوں کے لئے مہیا

کرنا۔اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں فرمایا ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہم نے پانی میں سے زندگی پیدا کی ہے اور زندگی کا اہتمام کرنا ایک بہت احسن قدم ہے۔آپ اگر اجازت دیں تو ہم یہاں پر ویسے صدر پرویز مشرف صاحب کو خراج تحسین پیش کریں۔

جناب چیئرمین: خراج تحسین پیش ہو گیا ہے کیا آپ کوئی resolution move کر رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا!ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: خراج تحسین پیش ہو گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! یہ قرار داد لانا چاہتے ہیں ان کو آپ out of turn اجازت دے دیں اور یہ قرار داد لے آئیں۔اگر یہ ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ان کو بھی موقع دیں یہ خراج تحسین پیش کریں اور ہم بھی جو سات سال کی ان کی غلط کاریاں ہیں ان کے متعلق بھی عرض کریں گے۔

جناب چیئرمین: ابھی انہوں نے move تو نہیں کی۔

رانا ثناء اللہ خان: ابھی move نہیں کی۔

جناب چیئرمین: ابھی move نہیں کی۔

رانا ثناء اللہ خان: ابھی یہ move کرنے کے لئے اٹھے تو تھے۔

جناب چیئرمین: تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! ابراہیم خان صاحب سٹینڈنگ کمیٹی ہوم دے ممبر نیں اور شریف آدمی نیں۔انہاں دی تحریک استحقاق admit ہونی چاہیدی اے۔

جناب چیئرمین: جواب آ لینے دیں انشاء اللہ تعالیٰ admit بھی ہو جائے گی۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب والا! اے بڑے معقول آدمی نیں اے غصے دا اظہار کر دے ای نئیں۔اناں نال اے بڑی زیادتی اے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! کل یہ بات ہو رہی تھی کہ 27 ایڈوائزرز فارغ ہوئے۔راجہ بشارت صاحب نے یہ کہا تھا کہ آپ ان میں سے سولہ

co-ordinators جو کہ ٹاسک فورس کے چیئرمین ہیں ان کے صرف نام بتا دیں۔ وہ سولہ نہیں ہیں میری اطلاع کے مطابق وہ 19 ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! وزیر قانون نے کل مجھے یہ کہا تھا کہ آپ سولہ کے نام بتا دیں تو یہ انیس ہیں۔ میں ان کے نام بھی پڑھ دیتا ہوں۔ سید ظہیر الدین نقوی کوآرڈینیٹر۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار ارشد محمود بگو صاحب، شیخ تنویر احمد!۔۔۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ 19 لوگ ہیں، 16 نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ نام آپ راجہ صاحب کو بھیج دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! انہوں نے کل کہا تھا کہ آپ لسٹ فراہم کریں وہ میں نے فراہم کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ان کو نام بھیج دیں۔ جی، جناب ارشد محمود بگو کی تحریک التوائے کار نمبر 835/06 ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں بیواؤں کو بنیوولنٹ فنڈ کی بندش

جناب ارشد محمود بگو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 16-اکتوبر 2006 کو ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق شیخوپورہ ضلع میں بیواؤں کو ایک سال سے بینوولنٹ فنڈ سے گرانٹ نہیں ملی ہے۔ یہ گرانٹ بغیر کسی قانونی وجہ سے ادا نہ کی جا رہی ہے جبکہ اس ضلع سے بینوولنٹ فنڈ سے گرانٹ حاصل کرنے والی بیواؤں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جو اپنے

شوہروں کی وفات کے بعد یہ گرانٹ حاصل کرنے کی مجاز ہیں۔ ان کی یہ گرانٹ بند ہونے کی وجہ سے سینکڑوں کی تعداد میں یہ بیوائیں اوران کے بچے شدید اضطراب میں مبتلا ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، میں عرض کرتا ہوں۔ جناب والا! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ صوبائی بہبود فنڈز بورڈ لاہور کا مالی سال کیلنڈر سال کی بنیادوں پر ہوتا ہے۔ بورڈ ہر سال اپنا سالانہ بجٹ دسمبر کے مہینے میں منظور کرتا ہے۔ یہ منظور کردہ بجٹ تمام ضلعی بہبود فنڈ بورڈوں کو جن کے چیئرمین ڈی سی او ہوتے ہیں ان کو چار قسطوں میں جاری کیا جاتا ہے۔ اس جاری کردہ بجٹ سے تمام گرانٹس جن میں میرج گرانٹ، تعلیمی وظائف، تجہیز و تکفین اور بیواؤں کے لئے ماہانہ گرانٹ شامل ہے۔ beneficiary کو جاری کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے دو فیصد بینوولنٹ فنڈ کی کٹوتی کی جاتی ہے اور اس کٹوتی سے حاصل کردہ رقوم سے صوبائی بہبود فنڈز بورڈ اپنا سالانہ بجٹ ترتیب دیتا ہے۔ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ ضلعی بہبود فنڈ شیخوپورہ کو مندرجہ ذیل بجٹ جاری کر چکا ہے۔ 2005 میں ہم نے 99 لاکھ 93 ہزار روپے جاری کئے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ 49 لاکھ روپے جاری ہوئے اور اس کے بعد 43 لاکھ روپے جاری ہوئے۔ ان کے چیک نمبر بھی باقاعدہ دیئے گئے ہیں۔ 2006 میں پھر ہم نے 24 لاکھ 55 ہزار 365 روپے ایک جاری کیا۔ 22 لاکھ 40 ہزار روپے ایک جاری کئے۔ 24 لاکھ 55 ہزار روپے ایک جاری کئے اور 89 لاکھ 55 ہزار روپے ایک جاری کئے۔ اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ اگست 2006 تک ضلعی بہبود فنڈ شیخوپورہ بیواؤں کی ماہانہ گرانٹ کی 1916 running cases تھے جن کو بینوولنٹ فنڈ کی قانون کے مطابق ادائیگی کی جا رہی ہے۔ لہذا وہ چیک جاری ہو چکا ہے اگر یہ confusion تھی دور ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم مزید بھی دور کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن محکمے کے جواب کے مطابق فنڈز جاری ہو چکے ہیں اور آگے لوگوں کو اس کی اقساط بھی جاری ہو رہی ہیں۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں نے دو مہینے پہلے بھی اسی طرح کی ایک تحریک التوائے کار یہاں پر جمع کروائی تھی اور اس میں بھی اسی طرح کا مسئلہ تھا اور جب میں نے تحریک التوائے کار جمع کروائی تو پھر اس پر عملدرآمد ہوا۔ اب اس میں میری درخواست یہ ہے کہ یہ

مسئلہ ایک سال سے pending تھا اور جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا ہے پنجاب گورنمنٹ نے اس پر فنڈ بھی جاری کر دیئے ہوں گے میں نے اس تحریک میں یہ کہا ہے کہ انہوں نے ان بیواؤں کو بینوولنٹ فنڈ کی ادائیگی کر دی ہے پنجاب گورنمنٹ نے تو فنڈز جاری کر دیئے ہوں گے۔ راجہ صاحب مجھے on the floor of the House یہ بتادیں کہ ان بیواؤں کو ادائیگی ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ چیک کر کے Monday کو آپ کو بتادیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے، جناب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ چیک جاری کئے جارہے ہیں لیکن ہمیں sure ہے کہ جو رقم ہم نے دے دی ہے اس کی آگے disbursement بھی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جناب ارشد محمود بگو!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! یہ معاملہ کل Call Attention Notice پر discuss ہو چکا ہے، so اس کو dispose of فرمادیں۔

جناب چیئرمین: جناب ارشد محمود بگو!

مجاہد روڈ سیالکوٹ میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر دکاندار کی ہلاکت

جناب ارشد محمود بگو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 17-اکتوبر 2006 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق تھانہ نیکا پورہ، سیالکوٹ کے علاقہ علامہ اقبال روڈ پر گزشتہ شب مجاہد روڈ پر لوہے کی دکان کے مالک 38 سالہ عطاء الرحمٰن سے موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں نے اسلحہ کی نوک پر موبائل فون چھیننے کی کوشش کی اور مزاحمت پر ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے عطاء الرحمٰن کو شدید زخمی کر دیا جبکہ ایک ڈاکو اپنے ہی ساتھی کی فائرنگ سے زخمی ہو گیا۔ دونوں ملزمان موقع سے فرار ہو گئے۔ بعد ازاں زخمی عطاء الرحمٰن ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ پولیس

نے ملزمان کو گرفتار کر کے ان سے آلہ قتل، موبائل فون اور موٹر سائیکل برآمد کر لی ہے۔ مگر ان کے خلاف قتل، ڈکیتی اور دہشت گردی کے مقدمات کا اندراج نہ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان سے مزید تفتیش کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! جواب میرے پاس موجود ہے۔ میں اس میں انتہائی مختصر وضاحت کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے جس واقعہ کی نشاندہی فرمائی ہے وہ واقعہ درست ہے لیکن ان کا یہ فرمانا کہ وہاں پر مقدمات درج نہیں ہوئے یا مقدمات میں relevant sections کا اطلاق نہیں کیا گیا تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ مقامی پولیس نے تھانہ میں اس بابت مقدمہ نمبر 368/2006 مورخہ 15-10-06 بجرم 302-392-324/34 تھانہ نیکا پورہ سیالکوٹ درج کیا جس کی تفتیش خالد محمود سب انسپکٹر تفتیشی افسر نے زیر نگرانی ایس ایچ او تھانہ نیکا پورہ تفتیش عمل میں لائی اور ہم نے ہر ممکن کوشش کر کے ان ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا ہے اور اس کے بعد آلہ قتل 16-10-06 اور مال مسروقہ موبائل فون مع نقدی بھی ہم نے برآمد کر لی ہے۔ دوران interrogation ملزمان کی نشاندہی پر موٹر سائیکل جو دوران واردات استعمال ہوئی تھی وہ بھی برآمد کر لی گئی ہے اور ملزمان کے خلاف اسلحہ برآمدگی کے علیحدہ علیحدہ مقدمات زیر دفعہ 13-20/65 آرڈیننس تھانہ رنگ پورہ میں درج کروائے چونکہ وقوعہ دو کس ملزمان نے کیا لہذا ان کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں، تفتیش ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کے mover بگو صاحب جواب سے مطمئن ہیں لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ چونکہ بگو صاحب کی تحریک التوائے کار پولیس کے حوالے سے تھی لہذا میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے ایک نہایت اہم اور سنگین

واقعے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ پرسوں میرے حلقہ کی ایک آبادی میں ڈکیتی ہوئی، دو نوجوانوں اور ایک 40/45 سالہ ڈاکو تھا اور وہ کل جب اس ڈکیتی کے مقدمے کے لئے تھانے گئے تو جس بندے کے ساتھ ڈکیتی ہوئی تھی اس نے اس تیسرے ڈاکو کو پہچان کر پکڑ لیا کہ ڈکیتی اس بندے نے کی تھی۔ یہ تھانہ شاہدرہ کا واقعہ ہے وہ سارے لوگ کل جب وہاں اکٹھے ہوئے کہ یہ کون ہے اس کو پکڑو تو بعد میں پتا چلا کہ وہ اختر نامی شخص ہے اور میں جناب لاء منسٹر سے خصوصی طور پر کہوں گا کہ وہ اس وقت تھانہ شفیق آباد میں اے ایس آئی کے طور پر تعینات ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت وہاں پر تھانے کے اندر بہت ہنگامہ ہوا، وہاں پر اس آبادی کے 200/250 لوگ موجود تھے۔ حق نامی بندے کے ساتھ اس کی گلی میں ڈکیتی ہوئی تھی، اس سے 25 ہزار روپیہ لوٹا گیا اور اس کے بعد اس علاقے کا پورا وفد ڈی ایس پی رانا عظیم صاحب کے پاس گیا اور ان کے knowledge میں لے کر آئے۔ میں اس اہم اور نہایت سنگین واقعہ کے حوالے سے کہوں گا کہ روایتی طور پر تو یہ کہا جاتا ہے کہ وردی میں ملبوس پولیس ڈاکو ہے لیکن تھانہ شاہدرہ کا یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ 100/150 بندے کے درمیان اس مدعی نے اس اختر نامی اے ایس آئی کو پکڑ کر وہاں ہلہ گلہ کر دیا کہ یہ میرا ملزم ہے۔ انہوں نے جب مجھے سیشن کے بعد فون کیا تو میں وہاں پر گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ یہ کوئی ان کے ساتھی ہیں جب ساری تحقیق ہوئی تو پتا چلا کہ وہ تھانہ شفیق آباد کا اے ایس آئی ہے تو میں لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب اس پر چیک کروا کر پرسوں آپ کو بتا دیں گے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

حکومت کی طرف سے ترقیاتی منصوبوں کی کنسٹرکشن کے ریٹ بڑھانے پر ٹھیکیداروں کا کام میں لیت ولعل

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری سطح پر تعمیراتی منصوبہ جات کے لئے طے کیا ہے کہ ہر چھ ماہ بعد تعمیراتی کام کے نئے ریٹ طے کئے جائیں گے۔ جس کے نتیجہ میں ہر چھ ماہ بعد کام کا ریٹ بڑھ جاتا ہے۔ بعض اوقات ٹھیکیدار اسی بنیاد پر کام بھی چھوڑ جاتا ہے کہ نئے ریٹ کے مطابق وہ

گھاٹے میں جاتا ہے یعنی کم منافع حاصل کر پاتا ہے۔اس پالیسی سے عملی مشکلات میں محکمہ جات کے اہلکاران وافسران میں اسی پالیسی سے خوش نہ ہیں بلکہ اس کو کام میں رکاوٹ تصور کرتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے محترم بھائی ہمیشہ بہت مناسب نشاندہی فرماتے ہیں تو اس میں بھی تھوڑی سی میری وضاحت کی ضرورت تھی تو میں آپ کی وساطت سے گزارش کر دیتا ہوں۔ حکومت پنجاب سرکاری سطح پر تعمیراتی منصوبہ جات کے ریٹس میں ہر تین ماہ بعد مارکیٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ردوبدل کرتی ہے۔تاہم ٹھیکیدار انہی ریٹوں کا حقدار ہوتا ہے جو ٹینڈر میں درج کرتا ہے اور جس کی بنیاد پر وہ محکمہ کے ساتھ معاہدہ طے کرتا ہے۔ تمام معاہدہ جات میں acceleration کی شق موجود ہے جس کی بنا پر منتخب تعمیراتی میٹیریل کی قیمت میں کمی بیشی ہونے پر معاہدہ میں درج شدہ آئٹمز پر acceleration ادا کی جاتی ہے۔ ٹھیکیدار اور محکمہ کے اہلکاران اس پالیسی سے مطمئن ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں چند ایک آئٹمز ہیں جس کی باقاعدہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائیٹ کے اوپر ہر ماہ آتی رہتی ہیں کہ اس میں acceleration کتنا ہو گیا ہے وہ اسی کے بارے میں صرف حقدار ہوتے ہیں لیکن contract میں جو acceleration دی گئی ہے اس کے علاوہ کسی چیز پر نہیں ہوتا اس لئے ٹھیکیدار اور محکموں میں کوئی بے چینی نہیں پائی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! ظہیر صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں کہ ہر تین ماہ بعد یہ ریٹس determine ہوتے ہیں۔اس میں لکھتے وقت مجھ سے کوئی غلطی ہوئی یا سیکرٹریٹ میں اس میں کچھ ہو گیا، اصل میں پہلے یہ ہر مہینے ہوتا تھا اور اس سے بڑے problems ہوتے تھے اب یہ تین مہینے بعد شروع ہو گیا ہے۔اب بھی عملی پوزیشن یہ ہے کہ ایک پراجیکٹ کی estimation, designing and feasibility report کے بعد بعض کیسز کے اندر چار چار، پانچ پانچ مہینے لگ جاتے ہیں اب جب وہ final tendering stage پر پہنچتا ہے تو پتا لگتا ہے کہ تین ماہ کے بعد ریٹس revise ہو گئے ہیں تو اب ان ریٹس کے اوپر کام نہیں ہوتا۔

جناب چیئر مین: وسیم صاحب! میری اطلاع کے مطابق ریٹس کم ہو گئے ہیں لیکن ٹھیکیدار ریٹس تبدیل نہیں کرنا چاہتے اس کی تفصیل میرے پاس ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئر مین! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو تین، تین مہینے والا معاملہ ہے یہ چھ چھ مہینے تک لے جایا جائے تاکہ عملی طور پر کام شروع ہوں۔ میں اپنے حلقے میں تین چار ایسے منصوبوں کی نشاندہی کر سکتا ہوں جو اس وجہ سے ٹھیکیدار چھوڑ گئے ہیں، وہ سڑک پر پتھر ڈال کر چلے گئے ہیں اور اب اس پر دو دو سال سے کوئی کام نہیں ہو رہا۔

جناب چیئر مین: آپ وزیر صاحب کو ان سڑکوں کی لسٹ دے دینا، یہ چیک کروا کر آپ کو بتا دیں گے یہ تحریک dispose of ہوئی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ڈاکٹر صاحب! میں آپ سے مل کر بات کر لوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں ٹھیک ہے جی۔

902/06

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میری تحریک التواء نمبر 902/06 بہت ہی important قسم کی ہے اگر جناب! اسے پیش کرنے کی اجازت دے دیں تو۔۔۔

جناب چیئر مین: یہ تحریک وزیر صحت کے متعلق ہے وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میں اس تحریک کو Monday کو out of turn پڑھنے کے لئے pending کر دیتا ہوں کیونکہ وزیر صاحب نہیں ہیں اس لئے آج اس کو پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں اور آپ اسے pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: آپ کو اجازت ہے اس کو Monday کے لئے سر فہرست کر دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جناب!

جناب چیئر مین: ڈاکٹر سید وسیم اختر!

بہاولپور ڈگری کالج میں داخلہ کے لئے میرٹ کو نظر انداز کیا جانا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور شہر میں موجود ڈگری کالجز نے اپنے طور پر اصول طے کیا ہوا ہے کہ گریجویٹ سال اول کی کلاسز میں داخلہ کے لئے طلبہ وطالبات کے لئے نوے فیصد کوٹا اپنے ہی کالج کے طلبہ وطالبات کے لئے مختص کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں قریب دیہات میں موجود ہائر سیکنڈری سکول کے طلبہ وطالبات باوجود اچھے نمبروں کے داخلہ سے محروم ہو جاتے ہیں اور کم نمبروں والے طلبہ وطالبات اسی کالج کے ہونے کی وجہ سے داخل ہو جاتے ہیں۔ اس ناانصافی سے بہت سے طلبہ وطالبات ہر سال متاثر ہوتے ہیں۔ اس ظلم کی اصلاح ہونی چاہئے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب! یہ تحریک آپ سے متعلقہ ہے۔ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! اس کو Monday تک pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: Monday کو یہاں سیکرٹری سکولز اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی آ جائیں گے ان کی موجودگی بھی یہاں ضروری ہے لہذا اس کو Monday تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت 04-2003 پر بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر بیت المال کی تقریر سے ہوگا۔ دیگر اراکین بھی بحث میں حصہ لے سکتے ہیں لہذا جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی چٹیں بھجوا دیں۔

وزیر بیت المال، بیت المال بابت سال 04-2003 کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک پیش کریں اور بحث کا آغاز کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ارشد بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ پونے بارہ ہو گئے ہیں اگر آپ اس میں بحث شروع کروائیں گے اور میرا خیال ہے کہ آج وزیر بیت المال اعجاز شفیع صاحب

صبح کے تیار ہو کر ڈنڈ شنڈ لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں تو میری یہ درخواست ہے کہ آج جمعہ ہے اس پر بحث بھی نہیں ہو سکے گی اور آپ اراکین کی تعداد بھی ملاحظہ فرمالیں اور گورنمنٹ کے پاس بزنس نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس ایجنڈا آ گیا ہے لہذا میری درخواست ہے کہ اگر اس کو Monday or Tuesday پر کر دیا جائے تو یہ بڑا بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: وزیر بیت المال صاحب اپنی تحریک پڑھ دیں اور بحث Monday کے لئے رکھ لیں گے۔ وزیر صاحب! آپ اپنی رپورٹ put up کریں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

محکمہ بیت المال کی رپورٹ بابت سال 04-2003 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر بیت المال: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے کہ میں آج ایوان میں بیت المال بابت سال 04-2003 کی رپورٹ پیش کر رہا ہوں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ پرویز الہیٰ صاحب نے عوام کے ساتھ غربت کے خاتمے کی جو commitment کی ہے اس کو ہم نے بیت المال کے محدود وسائل سے کم کرنے کی کوشش کی۔ گو کہ ہمارے وسائل کم تھے لیکن اس کے باوجود ہم نے کوشش کی کہ ہم غربت میں کمی لا سکیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے اس میں بہت حد تک کمی لے آئے ہیں لیکن ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ اس کو کم کیا جائے کیونکہ ہمارے وسائل کم تھے اس لئے first come, first serve کے اصول کے تحت ہم نے غریب، نادار اور بے سہارا لوگوں کو مالی امداد، میرج گرانٹ، تعلیمی وظائف اور medical treatment کی شکل میں انہیں facilitate کیا ہے۔

جناب چیئرمین! بیت المال کی سالانہ پراگریس رپورٹ 2003 معزز اراکین کو 28-03-2005 اور سال 2004 کی سالانہ رپورٹ 09-06-2006 کو پیش کر دی گئی تھی۔ اب میں اپنے محکمے کی کمیٹیز کی پراگریس رپورٹس آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس میں سال 2003 کے اندر محکمہ فنانس نے ہمیں 5 کروڑ روپیہ دیا جو ہمارے محکمے کو 31۔ اکتوبر 2003 کو وصول ہوا۔ اسی سال 5 کروڑ کے علاوہ ہمارے پاس کچھ

سرمایہ کاری پرprofit تھا اور کچھ ہمارے پاس بقایا جات تھے ان سب کو اکٹھا کر کے ہم نے سال 2003 کے اندر کل 8 کروڑ 84 لاکھ 84 ہزار روپے 16 ہزار 186 مستحقین میں تقسیم کئے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے سوشل سیکٹرز میں عوامی فلاح و بہبود کا کام کرنے والی 440 این جی اوز کو 2 کروڑ 79 لاکھ 51 ہزار روپے کے فنڈز دیئے۔اسی طرح ہم نے تعلیمی وظائف میں بچوں کو تقریباً 33 لاکھ 81 ہزار 5 سو روپے دیا، اسی طرح قرضہ حسنہ کی شکل میں 2003 میں 93 لاکھ 43 ہزار روپیہ اور میرج گرانٹ کی صورت میں ہم نے 33 لاکھ 46 ہزار روپیہ دیا۔

جناب چیئرمین! اسی طرح 2004 کے اندر پھر پنجاب حکومت نے ہمیں 5 کروڑ روپے کی گرانٹ دی چونکہ ہماری صوبائی بیت المال کونسل کا tenure تین سال کا ہوتا ہے جو last کونسل تشکیل پائی تھی اس کی تشکیل نومبر 2000 میں ہوئی تھی جو نومبر 2003 میں expire ہو گئی۔ ہماری کونسل کی جو نئی تشکیل ہوئی وہ 11- دسمبر 2003 میں ہوئی۔اسی طرح دسمبر 2003 میں، میں نے بطور وزیر اس محکمے کا چارج سنبھالا اور اس دوران کمیٹیوں کی مدت بھی مکمل ہو چکی تھی جو کہ تین سال ہوتی ہے۔ نئی کمیٹیوں کی ہم نے تشکیل کی اور اس سال ہم نے تقریباً دو کروڑ 67 لاکھ 36 ہزار روپے 6882 مستحقین میں تقسیم کئے۔چونکہ کمیٹیاں کچھ عرصہ کے لئے نہیں بنی تھیں اس دوران ہم نے اس سسٹم کی continuity کے لئے ہماری جو کونسل کی انتظامی کمیٹی ہے اس کے ذریعے ہم نے عوام کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقریباً 84 لاکھ 37 ہزار روپیہ 287 مستحقین میں تقسیم کیا۔اسی دوران ہم نے این جی اوز کو جو کہ عوامی فلاح و بہبود کے کام کرتی تھیں، ان کو ایک کروڑ 7 لاکھ 57 ہزار روپیہ تقسیم کیا۔ جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی commitment ہے کہ ہماری حکومت عوام دوست، غریب دوست حکومت ہے اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محکمہ جو سابق ادوار میں ہمیشہ سیاسی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا رہا، ہمیشہ اس کے فنڈز منظور نظر لوگوں کو دیئے گئے لیکن جب سے ہماری موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا اس وقت سے لے کر آج تک اس کو پوری دیانتداری اور پوری ایمانداری کے ساتھ ہمارے محکمے اور ہماری حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ یہ بیت المال کا فنڈ صحیح تقسیم ہو۔یہ وہ فنڈ ہے جو خالصتاً غریب، نادار اور بے سہارا لوگوں کی امانت ہوتی ہے، اس امانت کو ہم نے پوری دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ عوام تک پہنچایا ہے۔ گو کہ ہمارے وسائل کم ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ ہم اس کو پوری transparent طریقے سے ان مستحق لوگوں تک پہنچایا جائے

جواس کے حق دار ہیں۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ ابھی بگو صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس پر discussion پیر والے دن رکھ لیں تو میں نے جو اپنی open speech کی ہے اس کو windup کرتا ہوں اور انشاء اللہ میں امید کروں گا کہ ہمارے معزز اراکین اس کی improvements کے لئے جو بہتر تجاویز دیں گے اس پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ غور کریں گے اور اس میں جو improvements لانی ہوں گی ان کو ہم آگے لا کر اس پر عملدرآمد کریں گے کیونکہ ہماری commitment غریب عوام کے ساتھ ہے، اس عوام کی بھلائی کے لئے میں امید کروں گا کہ ہمارے اپوزیشن اور حکومت کے دوست بھی اپنے غریب عوام کی بھلائی کے لئے جو بہتر تجاویز دیں گے ان تجاویز کو ہم adopt کریں گے اور جو ہمیں اچھی رہنمائی ملے گی ہم اس کو adopt کریں گے اور ان کو facilitate کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بات یہ ہے کہ آپ کے پاس فنڈز بہت کم ہیں، آپ اس میں سے کسی کو کیا دیں گے۔ آپ اس کے دس پندرہ گنا فنڈز بڑھائیں بے شک اس ہاؤس سے قرارداد پاس کروائیں۔ اس وقت آپ کے پاس جو فنڈز ہیں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 20۔ نومبر 2006 سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔